

هفت روزة

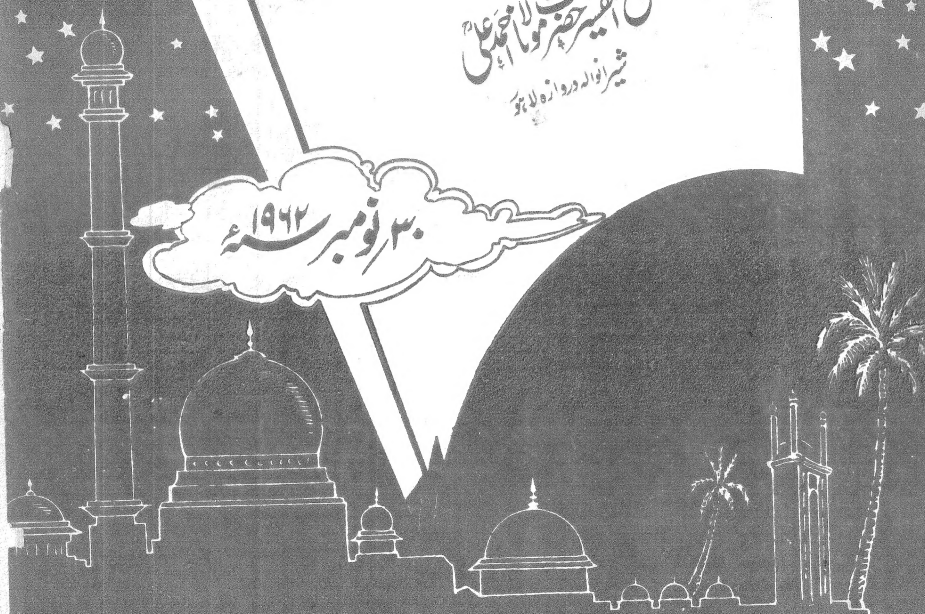
33 ساله

8/30

خُلاصُ الدِّينِ

بیادگار
شیخ الفیض حضرت مولانا محمد علی
شیرانوالہ دروازہ لاہور

۳۰ نومبر ۱۹۶۲ء



خدا مالدین

لاہور

خون غبر ————— ۶۷۵۴۵

جلد ۲۰ جیب ۲۶ شمارہ
مطابق ۳۰ نومبر ۱۹۶۲ء

پاکستان و ہندوستان میں

سالانہ ————— ۱۱ روپے

ششماہی ————— ۶ روپے

سہ ماہی ————— ۳ روپے

فی پرچہ ————— ۲۵ پیسے

• سعودی عرب • کویت • ایران

• اندیشہ • ملبا

• ہانگ کانگ • انگلینڈ

• کینیڈا

• کالکٹہ • بنگالہ

عام ڈاک سے

۸۷ و ۱۸ روپے

برائے ڈاک سے

۶۷ و ۵۴ روپے

• امریکہ

عام ڈاک سے

۲۲ روپے

عوا کے ڈاک سے

۸۷ و ۸۰ روپے

نوٹ

• اشتہارات کی ذمہ داری بہترین

پر ہوگی

وقت کا مطالبہ

میں بلکہ زبان حال سے قرائی
صدائقوں کا واضح اصرار بھی
کر رہے ہیں۔ نثران داستان
الفاظ میں اعلان کرتا ہے کہ
یہود و نصاریٰ کی تاریخ غلطی
عہد شکنی، نافرمانی اور سرکشی
کے واقعات سے بھری پڑی
ہے۔ چنانچہ اگر آج امریکہ نے
برصغیر کی ہے تو یہ نئی بات
نہیں اور نہ ہمارے لئے اس
میں کوئی وجہ بیانی ہے کیونکہ
میں علم ہے کہ دوستی کے
آئین اور بیان وفا کے بندھن
سے کچھ دھکی قریب واقع ہوتی
ہیں جن کا بھی شاندار جزو۔ جن
کے حبیب و دہائی میں اہل حق و
شرافت اور شجاعت و صلوات
کی دولت موجود ہو اور جنوں
نے عیاری و مکاری سے نہیں
بلکہ اخلاقی و برتری سے دنیا کے
دلوں پر حکومت کی ہو۔ اور
اس حیثیت سے صرف مسلمان
ہی وہ قوم ہے جس کا کوئی
سبب و سبب کا نائب ارضی پر موجود
نہیں۔ چنانچہ حرکی حکومت کا
تمام غیر ملکی اثرات بے نیاز
ہو کر بھارت کو اسلحہ دینے
سے انکار ہمارے دعوے پر
شاہد عدل ہے۔

میں اور بھارت کے سربراہ
جگہ کے سلسلہ میں مغربی طاقتوں
نے جو افسوس ناک پالیسی اختیار
کی ہے وہ حق و انصاف کے
تعمینوں ہی کے منافی نہیں بلکہ
پاکستان کے لئے ملک تریں
اثرات کی حامل اور ہمارے اہل
کامنز بولتا مرق ہے۔
ہم روز اقل سے یہ رائے
رکتے ہیں اور اپنی حکومتوں کو
مسلحہ بھی مشورہ دیتے ہیں
آئے ہیں کہ مغربی ممالک پختی
اعمال نہ کیا جائے۔ جن قوتوں
کا غیر حق و صداقت کی مخالفت
سے احتجاج کیا ہو۔ جس کا یہودی
وعدہ خلاف کی مٹی سے تیار ہوتا
ہو اور جس اقام کے ہاتھ انیسویں
تھیلین اقدار کے فون سے رنگین
ہوں کیونکہ مگر ہو سکتا ہے کہ
وہ مسلمانوں سے وفا کریں۔
واقعات شاہد ہیں اور تاریخ
عالم بیکار بیکار کر اعلان کر رہی
ہے اور سب سے بڑھ کر کلام
اپنی شہادت دے رہا ہے کہ
یہود و نصاریٰ نے برصغیر
کی ایسی ہی رولیات قائم کی
ہیں کہ ان کی تکریر پیش کرنے
سے دنیا قاصر ہے۔ ہم قرآن
سنت کی واضح روشنی میں ہر شے
دیتے تھے اور ہمارا دعو ہے
کہ قرآن و سنت کے فرسے
دیکھنے والی آنکھیں کبھی ہموک نہیں
کھا سکتیں۔

آج جب مغربی ممالک نے
اپنے اسلاف کی سلت تدریجاً
کی ہے تو امریکہ و برطانیہ کا نام
لے کر بیٹے والے۔ انہیں مجاہد
ادا سمجھنے والے اور پناہ کا
خیال کرنے والے بھی سیرج پا
ہو کر نہ مہوت یہ کہ ہمارے
خدا شات کو صبح توار دے رہے

ہر حال موجودہ حالات میں
ہماری حکومت کا فرض ہے کہ
وہ مغربی ممالک کی عہد شکنیوں
پر جانگیر، وعدہ خلافیوں اور
خفیہ معاہدے کی آڑ میں کھیل گئے
گیارہ سال بدترین تاریخ قراڈ
کی داستان طویل کو سامنے رکھ
کر ملک کے لئے آزاد، شہر
اور غیر جانبدارانہ پالیسی اسی
مرتب کرے کہ یہود موجودہ خارج
پالیسی بڑی طرح کا نام ہو چکا
ہے۔ اور اس کے ہمارے مغربی
تیلوں کو اب تک صحت میں
باور کرنا ہے کہ پاکستان اپنے
مسائل کی وجہ سے ساری عمر
ان کے گھڑے کی چھل بنا رہا ہوگا۔
اور وہ جہاں جاویں گے اسے اچھا
رہیں گے۔

چنانچہ اس وقت جبکہ چینی
حکومت کے تازہ رویہ اور عدم
جاریت کے معاہدہ کی پیش کش
نے نئی پالیسی مرتب کرنے کے
لئے مناسب اور سازگار فضا
بھی پیدا کر دی ہے۔ میں اس
سے ضرور فائدہ اٹھانا چاہتا ہوں
اور مغربی ممالک کے کسی نے
جھانسنے میں آکر خود فریبی میں
بتلا نہیں ہوتا چاہئے۔ وقت ایسا
ہے کہ پاکستان علیحدت میں شمولیت
اور وہ شک اعلان کرے کہ خارجی ممالک
جس وہ کسی کا نائب ہو اور وہ یہاں
اپنے حکام اور پارلیمان کے سامنے
کسی مغربی طاقت کا دخل کسی طرح
گوارا کر سکتا ہے۔

جلبہ عام

ذریعہ صدارت: الحاج حضرت مولانا محمد امجد علی صاحبہ علیہ السلام
صدر تنظیم اہل سنت والجماعت لاہور

تاریخ

۲۹ نومبر ۱۹۶۲ء بروز جمعرات، بعد از نماز عشاء تمام میڈن روڈ لاہور

جس میں

مکرم القادری مولانا محمد امجد علی صاحبہ علیہ السلام نے حضرت مولانا محمد امجد علی صاحبہ علیہ السلام کی خدمت میں شرکت فرمائی اور جانا بزم ارادت فرمایا۔ ان کے پاس سے کہہ کر اور بارگاہی میں شرکت فرمائی
حکیم محمد ذوالقرنین رحمہ اللہ مدرسہ تعلیم القرآن میڈن روڈ لاہور

محلس ذی کعدہ
مورخہ ۲۲ نومبر ۱۹۹۲ء بروز جمعرات مطابق ۳۳ جمادی الثانی ۱۴۱۲ھ
بائیں صفحہ فقیر حضرت مولانا عبدالقادر مدظلہ نے درج ذیل تقریریں کر کے بعد ارشاد فرمائی

موت اور فکر آخرت

مناظر حسین نظر

مترجمہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
الحمد لله وحده وصلى الله على عبد الله محمد وآله

اصالہ
عن ابی ہریرۃ قال قال ابو القاسم محمد بن علی علیہ
وسلم والذی فی نفسی یبیدہ ہو کہ یقولون ما علمت
بیک من کبر وادب وکفایت وکمال (اردو انجمنی)

ترجمہ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ سیدنا ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم ہے اس ذات پاک کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے اگر اللہ کے قبضہ حلال اور قیامت و آخرت کے لہزہ خیز احوال و کیفیات کے متعلق کہیں وہ سب معلوم ہو جاتے جو مجھے معلوم ہے تو تمہارا ہنسنا بہت کم ہو جائے اور روتا رہ جاتے۔

بزرگانِ قہر!

حدیث مذکورۃ الصدر میں دنیا کی بے ثباتی اور موت کو ہر لمحہ پیش نظر رکھنے کی تلقین کے ساتھ ساتھ انسانوں کو یہ واضح کیا گیا ہے کہ اگر موت کے بعد پیش آنے والے حالات اور واقعات کا علم انہیں ہو جائے تو ان کی راتوں کی نیندیں اور دن کے شکر ہوا میں۔ زندگی میں خوشیوں اور مرقوں کی کلہ جڑوں و طلال کا دور دورہ ہو رہا کہیں اور قہقہے اُڑا دیا میں تبدیل ہو جائیں اور آرام و راحت کی بجائے آخرت کی توبہ دلوں میں جاگزیں ہو جائے۔

کون نہیں جانتا کہ دنیا اور دنیا کی ہر شے فانی ہے۔ انسان کا قیام اس میں صرف چند روزہ اور عارضی ہے۔ آدمی کا تجرہ مٹی سے اٹھایا گیا اور مٹی ہی میں آخر کار اسے دفن ہونا ہے۔ یوم حساب کی دشوار گذار گھائی سے اسے گزرنا ہے اور خزا و سزا کا مرحلہ بھی ہر حال میں آکر رہے گا۔ لیکن پھر انسان نہ جانے کیوں خوابِ غرور میں مست اور فکرِ آخرت سے بیگانہ ہے۔ اور حیرت

تو یہ ہے کہ خدا و آخرت سے بے تعلقی و بے نگہری کا یہ حال صرف عام لوگوں ہی کا نہیں بلکہ ہر لوگ اپنے آپ کو دیندار سمجھتے اور بظاہر مجھے جاتے ہیں ان کا حال بھی اس معاملہ میں کچھ بہتر نہیں۔ وہ بھی زندگی کی ہمہ گیری میں مست اور مرت سے یکسر غافل ہیں۔ سالانہ سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گہری اس بارے میں پوری طرح واضح ہے۔

حضرت عبداللہ ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا، اے اللہ کے پیغمبر! بتائیے کہ آدمیوں میں کون زیادہ عقلمند اور دور اندیش ہے؟ آپؐ نے ارشاد فرمایا، وہ جو موت کو زیادہ یاد کرنا اور موت کے لئے زیادہ سے زیادہ تیار کرنا ہے۔ جو لوگ ایسے ہیں وہی دانشمند اور ہوشیار ہیں۔ انہوں نے دنیا کی عزت بھی حاصل کی اور آخرت کا اعزاز بھی۔

مختصر حضرت! مومن کی زندگی کی خاص شان یہ ہے کہ وہ اس دنیا سے بس مسافر اور سرائے کا سا تعلقی رکھے۔ باقی فکر و عمل اور جدوجہد کا اصل تعلق خدا و آخرت سے قائم رکھے۔ ظاہر ہے کہ کوئی عقلمند شخص اپنی کمائی سرائے کی تزئین پر صرف نہیں کرے گا کیونکہ وہ جانتا ہے کہ سرائے میں قیام کی مدت چند روزہ ہے۔ اس کا بھی گھر کی بات تو ہے کہ چاہے گا اور وہ ساری کمائی گھر کی آرائش و تزئین پر خرچ کرنے میں خوشی محسوس کرے گا چونکہ اسے وہاں رہنا ہے۔ یہی حال مقبولانِ یادگارِ الہی اور حقائق کا ہے کہ وہ دنیا سے کبھی دل نہیں گالتے۔ وہ فانی سے رشتہ نہیں جوڑتے بلکہ گفانی کی محبت میں فنا ہو کر جاودانی زندگی کی نعمتوں سے متمتع ہوتے ہیں۔

حدیث میں جو فرمایا گیا کہ دنیا مومن کے لئے جیل خانہ ہے تو اس کا بھی مطلب یہی ہے کہ جس طرح جیل خانہ میں خواہ کیسا بھی

عیش کسی شخص کو میسر آجائے اُس کا بھی کبھی نہیں گناہ تو مسلمان کی شان بھی یہ ہے کہ دنیا میں اُس کا بھی نہ لگے۔ اگرچہ بظاہر اس میں عیش و آرام کی دنیا آباد ہو۔ یاد رکھئے! اچھے گنے کی اصل جگہ گھر ہے اور دنیا گھر نہیں۔ چھپ چھپ جی نہ لگے گا تو عرصہ دیریں کیڑا کر دل میں رہا پائے گی اور کیڑوں دنیا کی انگلیں اور دوسرے بلیت میں پیدا ہوں گے۔ اب اس کی فکر کا دھارا بدل جائے گا۔

اور وہ یوں سوچے گا کہ دنیا تو پریش ہے منزل تو دراصل منزلِ آخرت ہے۔ سامان اُس کے لئے فراہم کرنا چاہئے۔ زادِ راه اُس کے لئے اکٹھا کرنا چاہئے اور اثاثہ بھی اُسی کے لئے جوڑنا چاہئے۔

برادرانِ گرانی قدر! اُو اب ذرا اپنے دلوں کو ٹٹولیں اور دماغوں کی تلاشی لیں کہ دنیا میں قیام کی بابت ہم لوگ کیا کیا باتیں بولتے ہیں۔ ہمارا زاویہ نگہ کیا ہے؟ اور کس فکر پر ہم چل رہے ہیں؟

ان سوالات کے جواب میں مجھے اس حقیقت کے اظہار میں کوئی باقی نہیں کہ دنیا دار تو آجکے دن ۹۹ فیصد دیندار حضرات بھی دنیا میں اس حد تک غر ہو چکے ہیں کہ فکرِ آخرت کا خیال ہی انہیں نہیں رہا۔ رہے دوسرے لوگ تو ان کے اعمال سے صفت ظاہر ہوتا ہے کہ شاید ان کے دلوں سے موت کا بھی ہی اٹھ گیا ہے کہ یہ وارد بھی ہوگی یا نہیں۔ ان کے نزدیک موت بے معنی سمجھی ہے۔ ہونے کو نہیں ہے۔ حالانکہ یہ اتنی بڑی حقیقت ہے کہ ہر کوئی شخص بھی جھٹلائے کی برکت نہیں کر سکتا اور یہ سب سے اپنا آپ مکرارتی ہے۔

آپ روزمرہ کی زندگی پر غور فرمائیں تو صاف نظر آئے گا کہ ایسے سینکڑوں دیکھے جاتے ہوئے ہیں جن سے موت بھاگ رہی ہے۔ ان دیکھوں کے گواہوں کی آوازیں موت کی دھمکیاں ہیں جو مختلف بیماریوں، حادثوں اور آفتوں کی شکل میں سامنے آتی رہتی ہیں لیکن انھیں جس و آذر اور دنیا طلبی کی چربی آنکھوں اور کانوں پر اس طرح چھڑھائی ہے کہ نہ کان ان گواہوں کی آوازیں سن سکتے ہیں اور نہ آنکھیں ان دیکھوں سے جھانکنے والی صورتوں کو دیکھ سکتی ہیں۔

جبی کمالات کا مطالعہ کیجئے تو ان میں امراض کی تفصیل رست کے ذروں کی طرح پھیلی ہوئی دکھائی دے گی، جن میں آدمی گرفتار ہوتا رہتا ہے۔ گھوڑا المیائی ٹھٹھانے میں ہزاروں سورخ ہیں جن کی راہ سے موت اس کے اندر داخل ہو سکتی ہے۔ ریاکی سلا پہا

خطبہ نور الحجۃ ۳۳ رجب ۱۴۱۲ھ ۲۲ جمادی الثانی ۱۴۱۳ھ

نشوت اور اسلام

جانشین شیخ التفسیر حضرت مولانا عبید اللہ اور مدظلہ

بِسْمِ وَاللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
الحمد لله وكفى وسلا على عباده الذين اصطفى
اما بعد

وَلَا تَأْكُلْ اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ وَ
تَذَلُّوا بِهَا اِلَى الْحُكَّامِ لِيَاْكُلُوْا فَرِیْقًا مِّنْ اَمْوَالِكُمُ
الَّتِي سَبَّأْتُمْ بِالْبَاطِلِ مِنْ قَبْلُ وَلَكُمْ

ترجمہ: اور ایک دوسرے کے
مال آپس میں حاکمان طور پر نہ
کھاؤ اور انہیں حاکموں تک نہ
پہنچاؤ تاکہ لوگوں کے مال کا کچھ
حصہ گناہ سے کھا جاوے حالانکہ
تم جانتے ہو۔

آیت مذکورہ بالا کے ضمن میں شیخ
الہند حضرت مولانا محمود حسن رحمۃ اللہ علیہ
کا حاشیہ ملاحظہ فرمائیں۔ آپ تحریر فرماتے
ہیں:

"مال سلال کا کھانا تو صرف روزے
کی حالت میں منع ہے اور مال حرام سے
روزہ مدت البصر کے لئے ہے یعنی تمام
عمر مال حرام سے پرہیز اور پچھا لازم اور
ضروری ہے، اس کے لئے کوئی حد نہیں
جیسے چوری یا خانیات یا دغا بازی یا رشوت
یا زبردستی یا قمار یا بیع نامائز یا سود خور
ان ذریعوں سے مال کمانا بالکل حرام اور
ناجائز ہے۔"

پھر لکھتے ہیں:

نہ پینچاؤ حاکموں تک یعنی کسی کے
مال کی خبر نہ دو ظالم حاکموں کو یا اپنا مال
بطریق رشوت حاکم تک نہ پہنچاؤ کہ حاکم
کو موافق بنا کر کسی کا مال کھا لیا یا جھوٹی
گواہی دے کر یا جھوٹی قسم کھا کر یا جھوٹا
دعویٰ کر کے کسی کا مال نہ کھاؤ اور تم نہ
اپنے نافرمان ہونے کا علم بھی ہو۔"

حاصل

(۱) آپس میں ایک دوسرے کا مال کسی
بھی نامائز طریقے سے اپنے تصرف
نہ لاؤ۔

(۲) جھوٹے دعویٰ، جھلی کا غدا، جھوٹی

گواہی جھوٹے حلف ناموں، اہل کاروں
اور بڑا داروں کی رشوتوں سے ہر حال
میں بچو۔

(۳) حاکموں کو اپنا طرز پرانے کے لئے
مال کو ذریعہ نہ بناؤ اور جھٹھے تھافت
دے کر حکام پر اپنا اثر ڈالو۔

متم حضرت!
آپ اس جھوٹی سی آیت میں سٹھے
ہوئے خفائی و صمات اور قانونی نکات
کا ادراک کرنے کی کوشش کریں لڑکھات
پر پچھلے گا کہ کتنے ہی مفاسد نظام معاشرت
اور معاملات کی کیسی کیسی خرابیاں اور
انقسام کی کس قدر بد مزائیاں ہیں جو
صرف اس ایک آیت پر عمل کرنے سے
آن واحد میں دور ہو سکتی ہیں۔

یہ آیت واشکات الفاظ میں اعلان
کر رہی ہے کہ امت کے افراد کے نفس
یا کیزہ ہونے چاہئیں۔ عبادات و فرائض کی
پابندی مسلمان پر عائد ہی اس لئے کی گئی ہے
کہ انفرادی طور پر بھی ان کا تزکیہ نفس ہو
جائے اور اجتماعی طور پر بھی وہ پاکیزہ ترین
اور بے نظیر امت کہلاتے جانے کے مستحق
شخص روزہ کی فرضیت کا مقصد یہ ہے
کہ مسلمان اللہ تعالیٰ کی رضامندی حاصل کرنے
کے لئے پہلے اپنے اندر حلال چیزوں کو چھوڑنے

کی عادت اس لئے پیدا کریں کہ آئندہ کھانے
چرنے سے حاصل کیا ہوا مال ان کے لئے
چھوڑنا مشکل نہ رہے۔ مال حرام سے بچنا
آسان ہو جائے اور وہ اس سے قطعی
پرہیز کریں۔ غرض پچھڑ اس کا یہ ہے کہ
یہی صرف ہے جنہیں کہ رمضان کے دنوں
میں پاک اور جائز چیزوں کو ترک کر دیا
جائے بلکہ اصل نیک یہ ہے کہ پیشہ کے
لئے نامائز مال کھانا اور حاصل کن چھوڑ دیا
جائے۔

بزرگان محترم:

کون نہیں جانتا کہ بل کر رہنے
سے تبادلہ اشیاء کی ضرورت پڑتی ہے۔
اس لئے صاف اور بر ملا طور پر فرما دیا گیا

کہ باہمی لین دین میں کسی کا مال غنم کر کے
کھانے کی کوشش ہرگز نہ ہونی چاہئے۔

لٹ مار کرنا، تباہ بازی میں اٹھنا، دھوکے
فریب، چال بازی اور دیگر باطل طریق
سے مال حاصل کرنا ایک دم ترک کر دینا
چاہئے۔ ایسے ہی گناہ بھانے کی اجرت،
شراب کا کاروبار (بٹانا، خرید و فروخت، بیع
رشرت لینا، رشوت دینا، جھوٹی گواہی
دینا، امانت، میں خانیات کرنا اور کزور و
بے بس کا مال نافرمان کھانا سب باطل طریقے
ہیں جو چھوڑنے چاہئیں۔ پھر قرآن کریم
لئے اس کا فیصلہ زیادہ تر لوگوں کے لئے
غیر پر چھوڑ دیا جائے۔ تاکہ ہر شخص اپنی
ذمہ داری خود محسوس کرے، اپنا چال چلن
اور برتاؤ درست کرے، اعمال کے حساب
کا ڈر اپنے اندر رکھے، ہر معاملہ یا متذکر
اور امانت کے ساتھ کرے اور ہر حال
میں خدائے عظیم و بعیر کے سامنے اپنے
آپ کو جوابدہ سمجھے۔ دوسروں سے دھوکہ
پر لگتا ہے لیکن قادر مطلق خدا اور دلوں
کے مجید جاننے والے آقا و مولا کو کون
فریب دے سکتا ہے؟

متم حضرت!

صاف ظاہر ہے کہ مذکورہ آیت میں
قرآن عظیم نے جو سائنسی میں عدل و انصاف
قائم رکھنے اور لوگوں کے حقوق کی حفاظت کی
خاطر نہ صرف یہ کہ رشوت کا قلع قمع کر دیا
بلکہ کسی اختیاری تدابیر بھی اختیار کریں کہ اس
کی طرف رہنمائی کرنے والے تمام راستے
ہی مسدود کر کے رکھ دیئے۔ پتا چلتا ہے
اس بات پر زور دیا کہ مندرجہ ذیل،
دعوتیں اور رشوت کے دوسرے خلاف
بین سے حاکموں پر اثر ڈالنا مقصود ہو
نامائز ہیں کیونکہ ان کی موجودگی میں حاکم
غیر فاضل نہیں رہ سکتے۔ جانشین ان میں
راہ پایا جاتی ہے۔ انصاف کی ترازو سیدھی
نہیں رہتی۔ بیٹری ہو جاتی ہے۔ عدل اور
حق پرستی کا وجود ختم ہو جاتا ہے۔ غلام
اور حق تلفی عام ہو جاتی ہے، جھوٹے
دعویٰ، جھلی کا غدا، جھوٹی گواہیاں،
جھوٹے حلف نامے اور حق بات سے
کئی کسرتا عام ہو جاتا ہے۔ اس طرح
بد مزائیاں بڑھتی ہیں۔ قتل و غوغا کا بازار
گرم ہوتا ہے، چوری چکاری اور دھوکے
کی فارد میں ترقی پزیر ہوتی ہیں۔ حرام
کے حقوق خلب ہو جاتے ہیں اور معاشرے
میں مختلف قسم کے مفاسد پھیل جاتے ہیں

کی اسی آیت پر اگر آج عمل در آمد شروع ہو جائے تو جھوٹے دعویٰ، جعلی سلف ناموں، اہل کاروں اور عمدہ داروں کی رشوتوں کے ساتھ ساتھ اعلیٰ حکام کی نہایت میں ہزاروں، قیمتی ڈاکوئیں، شاندار دعویٰ اور ہر قسم کی معیشتیں جو عدالتی کارروائیوں اور انتظامی معاملات کے سلسلے میں کام میں لائی جاتی ہیں۔ سب کا وجود سب سے ختم ہو جائے۔ دھوکے، فریب، حیانت، غلط، زیادتی، بے انصافی، رشوت و دھوکہ کا نشانہ کہیں ڈھونڈنے سے بھی نہیں۔

یقین جانئے اس ایک آیت پر عمل پیرا ہونے سے میرا یقین ہے کہ اہل پاک ہو جائیں گے اور اس کے مبارک اثر انقلابی، معاشرتی، سیاسی، عدالتی، غرض زندگی کے ہر گوشے پر پڑے گا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں تسریٰ فی کمالات اور حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق مرحمت فرمائے۔ آمین۔

فقیر

محکم دلائل سے مزین

برادران عزیز! موجودہ زندگی کی تہذیبے ثباتی تقاضا کرتی ہے کہ انسان اپنی موت کا نقشہ سامنے رکھے اور فکر آخرت میں ہمہ تن مصروف رہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی یاد اور فکر آخرت کی جتنی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

برائیوں کی بڑے ملک میں اس قدر عام ہے اور اس کی وہ گرم بزاری ہے کہ انصاف باللہ۔ انصاف کا قانون قطعی ہے جان نظر آتا ہے اور ہر طرف دام بنائے کام کی کئی زبان حال سے لیتی صداقت کا اعلان کرتی دکھائی دیتی ہے۔ ہر کام رشوت سے نکلتا ہے، ہر سکین رشوت نہیں دے سکتے وہ انصاف کے دروازے سے اپنا حق نہیں مانگ سکتے۔ مہینوں تک حکومت کے دفتر کا طبع کر کے کے بعد بھی ان کی کوئی نہیں سنتا اور وہ بے یار و مددگار حلقہ دروازوں کی خاک چھاتے پھرتے ہیں۔ ہر کس دانس اس بات کی شہادت دے گا اور ہر بے کس شہری کی زبان سے یہ الفاظ آپ سن سکتے ہیں کہ مجرم خاں کی گرفت سے دو چار ہوئے ہیں مکمل رہائی پا سکتا ہے یا وہ رشوت دے یا کسی صاحب اقتدار کی سفارش سے اپنی جال بخشی کر لے۔

محترم حضرت! جب یہ حال ہو تو پھر کیوں کر کیا جائے کہ ملک میں بڑے بڑے جرائم کا سدباب کیا جاسکے گا۔

جرائم و مفاسد کے روکنے کا موت اور واحد حل یہ ہے کہ ملک میں تعلیمات اسلامیہ کو عام کیا جائے۔ قانون اسلامی کا نفاذ عمل میں لایا جائے اور مجرموں کو کیفر کر دار تک پہنچانے میں کسی رُو رعایت سے کام نہ لیا جائے۔ میرا دعویٰ ہے کہ اسلامی حکومت قائم ہونا تو غیر بڑی چیز ہے۔ قرآن کریم

ان سے بچنے کے لئے اسلام لے یہ قانون بنا دیا کہ کوئی فرد اپنے مال سے حاکم کو دھوکے کی کوشش نہ کرے۔

دوسری اہم بات یہ یقین کی کہ ہر معاملے میں اور میں دین میں خود انسان کا حیرانہ سے یقین کی محنت تحریر کرتا ہے۔ اور برائی پر طاقت کرتا ہے۔ ظاہر ہے کہ دنیا کی بہتر سے بہتر عدالت کے فیصلے بھلا مقدمہ کی صورت حال اور گواہوں کی شہادت کے مطابق ہوں گے۔ اور ان میں ملٹی ملن ہے کیونکہ کوئی عادل عالم الغیب نہیں۔ لہذا کسی حاکم کے فیصلے کے باوجود اصل مجرم ان کی نگاہ میں جرم سے اور گناہ گار اپنے گناہ کی سزا سے بچ سکتا ہے یہی نیک ناک کا اپنا شیر اسے دھوکا نہیں دے سکتا۔ اور یہ حقیقت اپنی جگہ قائم رہے گی کہ جو حق ہے وہ عند اللہ حق ہی رہے گا۔ اور جو ناق ہے وہ اللہ کے ہاں ناق ہی شمار ہوگا۔ اگرچہ حکام کا فیصلہ انصاف کے خلاف ہی ہو۔ اس سے یہ بات بھی واضح ہو رہی ہے کہ جو لوگ اپنی جہر زبانی سے، سخن سازنی سے، اپنے اثر و پیروی سے جھوٹے مقدمات جیت جائیں انہیں اور زیادہ ڈرنا چاہئے کہ ان پر علاوہ دوسرے جرائم اور فریق ثباتی کی حق تلفی کے ایک مزید جرم حاکم عدالت کو فریب دینے کا بھی عائد ہوتا ہے۔

حدیث میں آیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ فرمایا میرے پاس مقدمہ آتا ہے۔ مدعی چپ زبانی سے دعویٰ ثابت کر دیتا ہے سالک حق دوسری جانب ہوتا ہے۔ میں اس بیان کے مطابق اس کے حق میں فیصلہ کر دیتا ہوں۔ لیکن وہ مجھ سے کہ ایک مسلمان کا مال غصب طرز سے لینا آگ کو لینا ہے، اللہ تعالیٰ ہمیں اس سے بچائے۔

برادران اسلام! قانون خداوندی کی ان حقائق کو سامنے رکھتے اور اپنے گرد و پیش ہر نظر دہرائیے کہ قانون اسلامی کے عدم نفاذ کے باعث اور تعلیمات اسلامیہ سے بہالت کے سبب سے کس قدر گریبان اور بدتمنائیاں ملک میں راہ پا رہی ہیں صرف رشوت ہی جو کہ بہت سی

پاک و ہند کے تمام اخبار اور رسائل کے منبر حضرت متوجہ ہیں

سلام مسنون کے بعد پاک و ہند کے تمام ماہانہ، ہفتہ وار، روزنامہ اخبارات و رسائل کے منبر صاحبان سے اٹھائے گئے اگر ان کے اخبار و مجلہ میں شیخ الاسلام حضرت مولانا احمد علی صاحب مدظلہ رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق کوئی خبر یا انتقال کے بعد تعزیتی نوٹ، ایڈیٹر یا ایڈیٹر ہیں تو وہ سب اخبارات و رسائل مندرجہ ذیل پتہ پر فوراً بھیج دیں۔ کیونکہ حقیقت ایک کتاب شائع کی جا رہی ہے جس میں وہ سب کچھ شائع کیا جائے گا جو حضرت لاہوری کے متعلق ہوگا۔

یہ یاد رہے کہ حضرت لاہوری کا انتقال ۲۳۔ فروری ۱۹۹۲ء بروز جمعہ ہوا تھا۔ امید ہے کہ آپ اس کا خبر میں حصہ لے کر ثواب دارین حاصل کریں گے۔ خط و رسالہ۔

پتہ

احمد عبدالرحمن مکتبہ تعلیم الاسلام فنکشنل ہسپتال روڈ

نوشہرہ چھاؤنی ضلع پشاور

ایچی عباد اور صحت کے اصول

اللہ دتہ خالق
دریش مدرس
تھالہ و دسکار
ضلع شیخوپورہ

خواہشات کا سرچیل دیتی ہے اور کثرت
نوری سے شہرت پڑتی ہے۔

جو آدمی کم کھاتا ہے، وہ کم سوتا ہے
مگر جو شخص پیٹ بھر کر سوتا ہے اُسے
نیند بہت آتی ہے، عرصہ ضائع ہوتی ہے۔
زیادہ کھانے والے کو احتلام بھی ہوتا ہے
اور عبادت یعنی نمازیں قضا ہوجاتی ہیں۔
کیونکہ رات کو احتلام سے غفلت نہ کر سکے
گا، ناپاک رہے گا اور عبادت سے محروم
رہ جائے گا۔ حضرت سلیمان فرماتے ہیں
کہ احتلام عقوبت ہے اور عقوبت زیادہ
کھانے سے پڑتی ہے۔

الراقم الحوت نے حافظ حمید اللہ صاحب
کو رحمتہ اللہ علیہ کے بارے میں ایک دن
فرماتے رہنا کہ حضرتؑ نماز کھولنے کے بعد
کچھ نہیں کھاتے بلکہ تراویح کے بعد کھاتے
ہیں۔ اسی طرح مجھے حضرت کے ساتھ ایک
سفر میں پنہن آباد جانا پڑا۔ معتقدین کھانا
لائے۔ میں اور حضرتؑ ایک ہی جگہ کھانا
کھا رہے تھے۔ حضرت سے کچھ کھانا بچ
گیا جو تین گھنٹے سے زیادہ نہ تھا۔ وہ
حضرتؑ کے حکم سے میں نے کھالیا۔ خیر
کے وقت میں اٹھا اور دیکھا کہ حضرت
آدھ سبج و تھیل میں مشغول تھے اور
دوسرے لوگ زیادہ کھانے کی وجہ سے
خراکے بھر رہے تھے۔

حضرت سلیمان درانی رحمۃ اللہ علیہ کہتے
ہیں کہ جس نے پیٹ بھر کر کھایا۔ اس
میں چھ چیزیں پیڈ ہوجاتی ہیں۔ ایک تو
عبادت کی سعادت نہیں پاتا اور سعادت وغیرہ
یاد رکھنے میں اس کی یادداشت ماند پڑ
جاتی ہے۔ اور غفلت پر شفقت کرنے سے
محروم رہتا ہے۔ اس لئے کہ وہ جانتا ہے
کہ تمام جہان سیر ہے اور عبادت کرنا اس
پر لگا ہوا ہو جاتی ہے۔ اور جو شخص کم کھاتا
ہے وہ شہرت سے رہتا ہے۔ بیاری کی
تکلیف اور دواؤں کے خرچ، غلیب کی
ناز برداری، کڑوی دواؤں کے کھانے
سے بچا رہتا ہے۔ سیکھوں اور طبیبوں کا
اس امر پر اتفاق ہے کہ کم کھانے کے
سوا اور کوئی چیز ایسی نہیں ہے جو باطل
نفع ہی نفع ہو۔ حدیث میں ہے کہ روزہ
رکھو تاکہ تندرست رہو۔ پس بھوک تندرستی
کا ذریعہ بھی ہے۔

نیز جو کم کھاتا ہے اس کا خرچ بھی کم
ہوتا ہے۔ اور زیادہ مالی کی حالت میں
رہتی۔ نیز کم کرنے کے لئے یک دم کم نہ

نہ رہے۔ اس پر آپؑ نے فرمایا۔ اسے
عائشہؓ انبیاء اولوالعزم جو میرے بھائی
تھے اُن کو جو بزرگی ملی، میں ڈرتا ہوں
کہ میں تین بار دوسری کروں تو میرا درجہ
اُن سے کہیں کم نہ ہو جائے۔
حضرت ابو سلیمان درانی رحمۃ اللہ علیہ
کہتے ہیں کہ رات کے کھانے میں ایک لڑکا
کم کھانا۔ اس بات سے زیادہ پسند
رکھتا ہوں کہ تمام رات حج تک نماز
پڑھا کروں۔

حضرت محمد بن الواح نے فرمایا: اس
شخص کے لئے شنگ ہے جو صبح و شام
بھوکا رہا اور خدا کی یاد میں مشغول رہا۔
شکم از طعام خالی دار
تاوہ آن نور حضرت عیسیٰ

بھوکے فائدہ اور کثرت خوری کے نقصان

بھوک دل کو صاف اور روشن کرتی
ہے۔ اور سیری آدمی کو کند ذہن بناتی
ہے۔ بھوک سے دل ایسا رقیق ہوجاتا
ہے کہ فکر اور نجات میں مزہ آ جاتا
ہے۔ کثرت خوری اور سخت دلی پیدا
ہوتی ہے۔ مگر بھوک عاجزی اور تواضع پیدا
کرتی ہے۔ عاجزی اور تواضع جنت کی ڈیڑھی
ہے۔ لیکن عیسیٰ اور غفلت و دروغ کا دروازہ
ہیں۔ اللہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے سامنے تمام روئے زمین کے خزانوں کی
بجائش پیش کی۔ آپؐ نے فرمایا میں یہ پسند
نہیں کرتا بلکہ مجھے ایک دن بھوک اور
دوسرے دن سیر رہنا پسند ہے اور میں
جب بھوکا ہوتا ہوں، صبر کرتا ہوں اور
جب پیٹ بھرتا ہوں تو شکر کرتا ہوں۔

آدمی اگر پیٹ بھرے گا تو اُسے
دوسروں کا کوئی خیال نہ رہے گا۔ جہنم خدا
پر مہربانی نہ کرے گا۔ عذاب آخرت کو بھول
جائے گا۔ جب بھوکا ہوگا تو دوزخ میں کی
بھوک یاد کرے گا۔ اور جب میسا ہوگا تو
قیامت کی پیاس یاد کرے گا۔ بھوک سے
آدمی کی سرکشی زبردست ہوجاتی ہے اور
بے باکی دور ہوجاتی ہے۔ بھوک شہدائی

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
تم بھوک اور پیاس سے جہاد کرو۔ اس کا ثواب
لکھار کے ساتھ جہاد کرنے کی مانند ہے اور
کوئی کام بھوک پیاس سے زیادہ خدا کو پسند
نہیں۔ اور فرمایا کہ جو پیٹ بھر کر کھاتا ہے
اُسے ملکیت آسمان کی طرف راہ نہیں ملتی۔
پھر پیٹ بھر کر کھانے فرمایا کہ جو شخص کم کھاتے
اور حقوڑا بنے وہ شخص فاضل تر ہے۔
اور رسول خداؐ نے فرمایا کہ بھوک سب
کاموں کی سردار ہے۔ اور فرمایا کہ پرانا کھانا
پنہا اور ادا پیٹ کھانا بہت کا ایک بڑو
ہے۔ تفکر لغت عبادت ہے لیکن حقوڑا
کھانا بدمرئی عبادت ہے۔ نبی کریمؐ نے فرمایا کہ
وہ شخص افضل ہے جو بہت کھائے۔
اور بہت بھوکا رہے اور وہ شخص خدا کا
دشمن ہے۔ جو بہت کھائے اور زیادہ سوتا
جو شخص کم کھاتے اس شخص کے سبب سے
حق تعالیٰ فرشتوں پر غور کرتا ہے۔ اور فرمایا ہے
کہ میں نے تو اسے شہوت طعام میں مبتلا
کیا۔ اس نے میرے لئے کھانے سے ہاتھ
اٹھا لیا۔ اب فرشتہ تم گواہ رہو۔ جتنے
لئے اس نے جھوٹے ہر قسم کے عوض ایک
درجہ بہشت میں دوں گا۔

بہت کھانے پینے سے دل مردہ ہوتا
ہے۔ جس کی مثال یہ ہے کہ دل کھیت کی
مثل ہے۔ کہ کھیت کو ضرورت سے زیادہ
پانی دیا جاتا ہے تو کھیت پژمردہ ہوجاتا ہے۔
حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ اپنے آپ
کو بھوکا رکھو تاکہ تمہارے دل حق تعالیٰ کو
دیکھیں۔ اور فرمایا نبی کریمؐ نے کہ مومن ایک
انگڑی میں اور منافق سات انگڑیوں میں کھاتا
ہے۔ منافق کی خوراک مسلمان کی نسبت سات
گنا زیادہ ہے۔

حضرت بی عائشہ صدیقہ رضی اللہ
تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول مقبولؐ ہرگز
سیر ہو کر کھانا تناول نہ فرمایا کرتے۔ بلکہ ایسا
ہوتا تھا کہ بھوک کی وجہ سے مجھے آپؐ
پر ترس آتا تھا۔ اور میں آپ کے شکم پر
ہاتھ پھیرتی کہ میری جان آپ پر تڑپاں آپ
اس قدر تو کھالیا کریں کہ پیٹ بھوکا نہ

نفت و نظر

سب تقویٰ کی علامتیں ہیں۔

احمد ابن الحجازی حضرت ابراہیمان دہلوی قدس سرہما کے مرید تھے ہیں کہ حضرت سلیمان دہلوی نے نمک کے ساتھ گرم روٹی کھانے کی خواہش کی۔ میں نے آیا انہوں نے گولہ اٹھا کر رکھ دیا۔ اور سوئے اور کما کر باقی قافی قوییری انہماش کی چیز میرے سامنے لایا۔ یہ میری عقیدت سے میں نے قویہ کی قویہ راگنا بخش دے۔

خداوند برائے رستیت و ذکر کردن است تو معتقد کہ رستیت برائے خوردن است حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک ایرانی حکیم آیا اور وہیں منورہ میں خدمت کی اجازت چاہی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت دے دی مگر چھ ماہ تک کوئی بیمار مسلمان حکیم کے پاس نہ آیا۔ وہ آخرت کی خدمت میں شکایت لایا اور وہابی کی اجازت چاہی۔ حضور نے وہابی کی وجہ پر بھی عرض کی کہ چھوڑ کر مر رہا ہوں۔ آج تک کوئی بھی مریض میرے پاس نہیں آیا۔ حضور مسکائے اور فرمایا۔

میرے صحابہ جب سخت بھوک محسوس ہے۔ تو کھاتے ہیں۔ اور ابھی کچھ بھوک باقی ہوتی ہے۔ تو کھانا چھوڑ دیتے ہیں بیگم ہے سناہتے بگاڑ اٹھا۔ حضور قرآنی جاؤں اسلام واقعی دینی فطرت ہے۔ اور اس لئے کہ استعمال سے کوئی بھی بیمار نہیں ہو سکتا بلکہ تندرست ہی رہے گا۔

موجودہ حالات میں جب کہ عیسائی دشمنی مسلمانوں کو گوارہ کرنے کی انتہائی کوششوں میں مصروف ہیں اور انہوں نے جاگرتہ بیگم کے بچانے مسلمانوں کو بچانے کے لئے دام تیرہ پھیلا رکھے ہیں۔ نہایت ضروری ہے کہ مسلمان انجیل برنیاس کا مطالعہ کر کے عیسائیت کی حقیقت، اسلام کی حقانیت اور رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی اعلیٰ و ارفع شخصیت جس کا اعتراف خود انجیل کر رہی ہے اس سے واقف ہوں۔ چنانچہ اسی پتیز کو پیش نظر رکھ کر جامع شریعت و طریقت حضرت مولانا بشیر احمد صاحب پسروری مدظلہ کے ایما سے مالک کشمر ایک فریو پبلشرز اینڈ سنٹر پبلیشرز بازار اوکاڑہ ضلع ننگرہی میں انجیل برنیاس کی اشاعت فروری ۱۹۶۲ء میں۔ انجیل برنیاس کا اردو ترجمہ سب سے پہلے مولوی محمد انشاء اللہ مالک و ڈائریجنر وارنٹوں کے انتہام سے (باقی صفحہ ۹)

کر دینا چاہیے۔ بلکہ بتدریج کم کرنا چاہیے۔ ایک دن میں ایک نوالہ کم کھاتے۔ جب ایسا کرے گا تو کسی کرنے میں کوئی تکلیف نہ ہوگی۔ بلکہ طبیعت اس کی عادی ہو جائے گی۔

بھوک کی علامت یہ ہے کہ کھانا بغیر سالن ہی کے کھایا جاتا ہے۔ تاہم میں بعض ایسے بزرگ تھے جنہوں نے چالیس چالیس دن تک کچھ نہ کھایا، انہماشیں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ چھ چھ دن تک کچھ نہ کھاتے تھے (یعنی بعض بزرگوں نے کہا ہے کہ جو شخص چالیس دن تک کچھ نہ کھائے عالم ملکوت سے اس پر کچھ نہ کچھ ظاہر ضرور ہوگا)۔

ایک صوفی نے ایک راسب سے منازعہ کیا کہ تو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان کیوں نہیں لاتا۔ راسب نے کہا کہ علیؑ نے چالیس دن تک کچھ نہ کھایا تھا۔ یہ امر کچھ نبی کے سوا اور کوئی نہیں کر سکتا۔ تمہارے پیغمبر نے یہ نہیں کیا۔ صوفی نے کہا کہ میں اپنے رسول کی امت سے ہوں۔ اگر میں چالیس دن تک کچھ نہ کھاؤں تو کیا تو ایمان لائے گا اس نے کہا ہاں لاؤں گا تو صوفی نے چالیس کی بجائے ساڑھے دن کچھ نہ کھایا۔ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اگر حج کو کھاتے تو شام کو کچھ نہ کھاتے۔ اسی طرح اگر شام کو کچھ کھاتے تو صبح کو کچھ نہ کھاتے۔ اگر کوئی کم کھائے گا تو اپنے رب سے زیادہ افتخار کرے گا۔ اور دل مضرب رہے گا۔

رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت میں سب سے بہتر وہ شخص ہے جو بھوسے نہ نکال کر گھریوں کھائے مگر ایسا کرنا حرام نہیں۔ بے شک بھی بھار بھوسے نکال لے۔ اگر بھوسے بھوسے نکال کر کھائے گا عادی ہو جائے گا تو نفیس نفیس کھائے گا دل چاہے گا۔ رسول خداؐ نے فرمایا میری امت میں بدتر وہ شخص ہے جو اچھا کھانا کھا کر اپنے آپ کو مٹا کرے اور اچھا لباس پہننے کے انتہام میں مصروف رہے۔

حضرت بقیۃ الغلام رحمۃ اللہ علیہ خیر کردہ صوفی میں خشک کر کے کھایا کرتے تھے۔ اسے پکانے نہ دیا کرتے تھے تاکہ مرنے وار نہ مرنے اور دھوپ سے پانی بھی نہ اٹھائے۔ خشک کر کے بجائے گرم پیتے گرم

نام کتاب: انجیل برنیاس بغضامت۔ ۳۶۹ صفحات۔ طباعت و کتابت: خاصی قیمت: ۲۰ روپے جلد ۲، ۲۰ روپے جلد ۱۔ ناشر اور لکھنے کا پتہ: مالک کشمریک فریو پبلشرز اینڈ سنٹر پبلیشرز روڈ اوکاڑہ ننگرہی۔ حضرت مولانا بشیر احمد صاحب پسروری۔ خطیب جامعہ پسرور ضلع ساگوت۔

برنیاس حضرت مسیح علیہ السلام نے مقدس خوابوں میں سے ایک تھا۔ تمام عیسائی تذکرہ نگاروں نے برنیاس کی خفیت کو خصوصی خواج تحسین ادا کیا ہے اور ان کی مقدس کتابیں بھی برنیاس کی توصیف میں رطب اللسان نظر آتی ہیں۔ (ارباب علم و فہم اور اصحاب فکر و نظر سے یہ بات قطعی پریشیدہ نہیں کہ انجیل کی موجودہ تمام صورتیں منہ شدہ اور تحریف و تبخیر کا شکار ہو چکی ہیں۔ اور ارباب عیسائی ہر اُس کتاب کو انجیل کہنے لگے ہیں جس میں مسیح علیہ السلام کی سوانح عمری مذکور ہو۔ یہی وجہ ہے کہ تمام حقیقتیں امت نے دلائل و براہین کی روشنی میں چاروں انجیلوں (متی، مرقس، لوقا اور یوحنا) کو بغیر الہامی قرار دیا ہے اور یہ کسی طرح بھی اہل اسلام کے عقائد اکثر حقیقتی کی رائے ہے کہ اس کی انجیل ہی وہ انجیل ہے،

جس میں اہلیت موجود ہے۔ اور جس کے مضامین قرآن کریم سے بت حد تک مطابقت رکھتے ہیں۔ پھر اس میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد اور ان کے علاوہ شان کے متعلق بیشتر باتیں موجود ہیں جنہیں پڑھ کر اس کی حلاوت پر یقین ہوتا ہے۔ اور عیسائی حریفین کتاب کی حقیقت کھل کر انھوں کے سامنے آ جاتی ہے۔ غرض انجیل اربعہ کے برعکس کہ ان میں خلوات و تحریف ہے اور تحریف بہتر رہی ہے۔ یہی ایک انجیل ہے جو امت کو لائق اور تحریف سے محفوظ ہے

انجیل برنیاس کا اعلانی زبان میں ترجمہ شدہ ایک نسخہ سب سے پہلے ایک جرمن عالم کے ہاتھ لگا تھا، جس نے اسے ایک فاضل اور علم دوست شہزادے کی تندر کیا۔ آج کل یہ نسخہ سلطنت آسٹریا کے بایر تخت شہر وانا کے شاہی کتب خانہ میں محفوظ ہے۔

عقائد اسلامی مرتبہ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب دہلوی

بروز قرائن

(رسد)

ایم جید اللہ محمد لودھی انوری شیخ پورہ

تعارف

حضرت عارف باللہ شاہ ولی اللہ صاحب دہلوی (رحمہ اللہ) محقق رکنہ اللہ علیہ دلی میں ایک نامور اور مشہور بزرگ گذرے ہیں یہی وہ بزرگ ہیں جس کے علوم کا سمندر بڑے زور شور سے ہر طرف ٹھانکھیں مار رہا ہے اور حدیث و تفسیر کا چمکدار اور صاف و شفاف چشمہ تشنگان علم کو سب کر رہا ہے اور جنہوں نے اپنی شانوائی سے ایک عالم کو سرسبز اور لہلہا رکھا ہے۔ ہندوستان میں سب سے پہلے آپ ہی نے قرآن پاک کا ترجمہ فارسی زبان میں کیا جس کا نام فتح الرحمن رکھا۔ آپ ایک ایسے خاندان سے تعلق رکھتے ہیں جو علم و فضل کے لحاظ سے ہندوستان بھر میں بے نظیر تھا۔ آپ کے چار صاحبزادے تھے:

- (۱) شاہ عبدالعزیز
 - (۲) شاہ رفیع الدین
 - (۳) شاہ عبدالقادر
 - (۴) شاہ عبدالغنی
- شاہ رفیع الدین صاحب نے قرآن کا تحت اللفظی ترجمہ کیا ہے اور شاہ عبدالقادر صاحب نے قرآن کا باحکامہ ترجمہ کیا ہے جو کہ مقبول عام ہے اور شاہ عبدالعزیز صاحب نے قرآن کے بعض سیاقوں کی تفسیر لکھی ہے جو کہ تفسیر عزیز کی نام سے مشہور ہے۔

شاہ عبدالغنی کے صاحبزادے شاہ محمد انجیل شہید تھے جنہوں نے انگریزوں اور سکھوں سے ہمدرد کر کے بالا کوٹ کے مقام پر شہادت حاصل کی۔

الغرض یہ وہ خاندان تھا جس نے اچانک سنت اور اصلاح آفت کا بیڑہ اٹھایا اور اس پودے کا بیج شاہ ولی اللہ نے برپا کیا۔ شاہ عبدالعزیز شاہ عبدالقادر اور شاہ رفیع الدین نے اس کی خاصی آبیاری کی، لیکن شاہ انجیل کی کوششوں سے

یہ پودا ایک خاور و دشت بن گیا۔ جید احمد کا شروع کیا ہوا کام اچھل پڑنے لے پایہ تکمیل تک پہنچا دیا۔

رسالہ العقیدہ الحنفیہ مرتبہ شاہ ولی اللہ کا دوسرا ترجمہ الحمد للہ مفتی و مفتی و سلام علی عبد اللہ الذین اصطفیٰ میں خدائے بزرگ، و زشتوں، جنوں اور انسانوں کو گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ میں تہ دل سے اس بات کا معتقد ہوں کہ اللہ تعالیٰ سارے عالم کا قدیمی پیدا کرنے والا ہے جو ازل میں تھا اور ابد تک رہے گا۔ جس کا وجود ضروری ہے اور عدم ممکن ہے وہ سب سے بڑا ہے۔ سب صفات کمال سے موصوف ہے۔ زوال اور نقصان کے دائروں سے پاک ہے اور ساری مخلوقات کا خالق ہے تمام مخلوقات کا چاہنے والا اور سب نعمات پر قادر، الاڑے سے ساری کائنات کا پیدا کرنے والا اور دیکھنے والا ہے اس کا شل و مقابل و شریک اور ہم پلہ کوئی نہیں ہے اور نہ اس کے واجب الوجود ہونے میں کوئی شریک اور نہ عبادت و خلق و ام میں کوئی شریک، سو اس کے سوا کوئی شخص اسحقاق عبادت اور انتہائے تعظیم کا حقدار نہیں ہے اور سوائے اس کے کسی کو اختیار نہیں کہ وہ بتا کر کشفائے کشف یا کسی کو دوزی دے یا کسی کی تکلیف دوز کرے مگر سوائے اس کے ان یقول لکن یفکر۔ (جس چیز کو کہے ہو جا، سو ہو جاتی ہے) بغیر ظاہری اس کے۔ اور جیسا کہتے ہیں کہ طیب نے باز کو تندرست کیا اور راشن کھولنے فحیرن کو راشن دیا یہ بات دوسری ہے کہ اگرچہ الفاظ میں اس کے ساتھ مشابہت ہے۔

اللہ کوئی اسکی املا کرنے والا نہیں اور وہ کسی چیز میں حلول نہیں کرتا اور نہ ہی کسی میں مقبض ہوتا ہے اور مبرودات میں سے کوئی چیز اس کی ذات

میں قرار پذیر نہیں ہو سکتی۔ نہ اس کی ذات میں حادث ہوتا ہے اور نہ صفات ہیں۔ ہاں حدوث اس کی صفات کی تعلق میں اپنے متعلقات کے ساتھ انحال کے ظہور میں ہے اور حقیقت یہ ہے کہ یہ تعلق بھی حادث نہیں ہے ہاں ان کے متعلقات حادث ہیں۔ پس احکام کا تفاوت باعتبار تعلق کے ہے یہ سبب متعلقات کے اور اللہ تعالیٰ صفت حادث اور تقد سے برہنیت سے پاک ہے۔ نہ جوہر ہے نہ عرض اور نہ جسم ہے اور نہ کسی معین جگہ میں، اور نہ کسی خاص جانب میں کہ اس کی طرف اشارہ کیا جائے۔ کسی کو بارگاہ کبریا میں بیہودہ گرفت اور بصیرت کی زد نہیں ہے۔ وہ عرش پر ہے مہیا کہ خود اس نے اپنے آپ کو سراپا ہے لیکن نہ اس معنی کے ساتھ کہ کسی خاص جگہ اور خاص جانب، بلکہ اس قربیت اور استوا کو راسخین علم ہی سمجھ سکتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ مومنوں کو قیامت کے دن دو طریقہ سے دکھائی دیں گے۔ اور دوسرے کہ اللہ تعالیٰ کی ذات ستمگر کی مانند سب پر عیوہ گر ہوگا، جیسا کہ حدیث میں آیا ہے۔ پھر اس کو اپنی آنکھوں سے دیکھیں گے۔ صورت میں، رنگ میں اور مواہج میں، جیسا کہ عیند میں دیکھا جاتا ہے، جیسا کہ آنحضرت نے فرمایا کہ میں نے اپنے پروردگار کو بہترین صورت میں دیکھا۔ پس وہاں ایسا دیکھیں گے کہ دنیا میں خواب دیکھتے ہیں ان دونوں طریقوں کو ہم سمجھتے ہیں اور اس پر اعتقاد رکھتے ہیں اگر ان دو طریقوں کے علاوہ خدا اور پیغمبر خدا کا رویت سے کوئی اور مقصد ہو تو ہم اس پر بھی ایمان رکھتے ہیں اگرچہ بعینہ اس مقصد کو ہم سمجھ نہیں سکتے۔ جو خدا ہے کہ جوہر ہے گا اور جو نہ ہے گا کہ نہیں ہوگا۔ پس کفر اور گناہ اللہ تعالیٰ کے پیدا کرنے اور اس کے ارادے سے ہے۔ نہ اس کی رضا سے، وہ بے نیاز ہے اور اپنی ذات و صفات میں کسی کا محتاج نہیں اور اس پر کوئی حکم نہیں اور کسی کے واجب کرنے سے اس پر کوئی چیز واجب نہیں ہوتی ہاں اگر کبھی کسی چیز کا وعدہ کرنا ہے تو اس کو ایفا کرنا ہے چنانچہ حدیث میں آیا ہے کہ خدا اس کا ضامن ہوتا ہے۔ اور اس کے سب

افعال حکمت و مصلحت پر مشتمل ہیں جو کوہم نہیں سمجھتے اس کا کوئی کام تو نہیں ہے جو کرتا ہے یا امر فرماتا ہے اس کی عفت جو دوسرے کی نسبت نہیں کی جاسکتی۔ اللہ تعالیٰ کی ہر پیدا کردہ چیز اور حکم میں کسی نہ کسی حکمت کی رعایت رکھی جاتی ہے نہ یہ کہ اپنے آپ کو یا اپنی ذات و صفات کو کسی چیز کے پیدا کرنے کے ساتھ کال کرتا ہے یا اس چیز کے ساتھ اس کی کوئی غرض یا حاجت وابستہ ہو کیونکہ اللہ کی نسبت ضعیف اور قبیح ہے اور اس کے سوا کوئی حاکم نہیں ہے۔ پس پیڑوں کے حسن و قبح میں عقل حکم نہیں دے سکتی اور نہ افعال کے ثواب و عقاب کے سبب بنتے ہیں۔ اشیاء کا حسن و قبح اس وجہ سے ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کا امر کیا اور لوگوں کو ان کا مکلف بنایا پس بعض ان چیزوں میں سے ایسی ہیں کہ عقل ان کی مصلحت اور مناسبت کو ثواب اور عقاب کے سبب بننے کے ساتھ سمجھ سکتی ہے اور بعض ایسی ہیں جو سوائے پیغمبر کے خبر دینے کے بظاہر سمجھ میں نہیں آتیں۔

اس کی صفات میں ہر صفت اپنی ذات کے ساتھ واحد ہے اور تعلق کے اعتبار سے غیر متغای۔ اللہ تعالیٰ کے لئے کچھ فرشتے طوطی و مقربین بارگاہ ہیں اور فرشتے ہیں جو بندوں کے اعمال ٹھنڈے اور ان کے نظرات سے حفاظت کرنے پر مامور ہیں اور بندوں کو خیر اور بھلائی کی طرف ترغیب دلاتے ہیں ہر ایک فرشتہ کے لئے ایک خاص مقام ہے اور اللہ کے حکم کی خلاف ورزی نہیں کر سکتے اور جو ان کو حکم کیا جاتا ہے کر گزرتے ہیں۔

اور اللہ تعالیٰ کی مخلوقات میں شاہین بھی ہیں جو لوگوں کو شر کی طرف راہنہ کرتے ہیں۔

قرآن مجید ایک کلام ہے جو خدا تعالیٰ نے ہمارے پیغمبر محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی کیا ہے کسی کی طاقت نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ سے بات کرے مگر اشارہ سے یا پردہ کے پیچھے یا فرشتہ کی وساطت سے، پھر اتارنا ہے خدا کے حکم سے جو خدا چاہے یہ وحی کی حیثیت ہے۔

خدا کے ناموں اور اس کی صفات میں ایجاد روا نہیں ہے پس اطلاق شریعت پر موقوف ہے۔

اور محاد جسمانی قبروں سے جی اٹھنا حق ہے جسم اٹھائے جائیں گے۔ اور ان میں رہیں پھر کی جائیں گی اور بدن وہی ہوں گے جو پہلے تھے اگرچہ کی بیٹی کی صلاحت بھی رکھتے ہوں گے چنانچہ احادیث میں آتا ہے کہ کافر کا دانت اُحد پٹلو کے برابر ہوگا یا جنتیوں کے لئے پہلے سے بھی زیادہ باریک اور لطیف ہوں گے۔ اس کی مثال لینا ہے کہ طفل وحی ہے جو جوان اور بوڑھا ہوتا ہے اگرچہ اس کے اجزا ہزاروں بار مختلف ہوں۔

بخار و صاب اور صراط و دینون حق ہے اور دوزخ و بہشت حق ہے اور ہر دو اب بھی موجود ہیں اور کوئی خاص نص صریح ان کے مقام کی تمیز کے لئے نہیں آئی پس دونوں دہان ہیں جہاں اللہ تعالیٰ نے چاہا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کی مخلوق اور سارا عالم ہمارے احاطہ سے باہر ہے اور جو مومن گناہ کبیرہ کا مرتکب ہو جیتن میں نہیں رہے گا۔ اور اس آیت کی یہی مراد ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

اِنَّ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ (۲۴)

ترجمہ: اگر تم کبیرہ گناہ سے پرہیز کرو گے تو تمہارے حیرہ عجاہ صحت کر دیں گے۔

یعنی نماز اور کفارت کے سبب سے کبیرہ گناہوں کی معافی بھی جائز ہے مگر اتنا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے افعال دنیا اور آخرت میں دو قسم کے ہیں۔ ایک قسم وہ ہے جو سنت اللہ کے مطابق ہے اور دوسرے ترقی عادت کے طور پر اور وہ لوگ جو توبہ کے بغیر مرے ہیں ان کے کبیرہ گناہوں کا صحت کرنا بھی فوق عادت کے طور پر جاتا ہے اور ان انصاف کے مابین جو بظاہر باہم متعارض ہیں لطیف کا یہ طریقہ ہے۔

اور شفاعت حق ہے اس شخص کے بارے میں جس کے لئے اللہ تعالیٰ اوفن دے دے اور رسول اللہ کی شفاعت اپنی امت کے اہل کائنات کے لئے بھی حق ہے اور جن شفاعت کی نفی آئی

ہے اس سے مراد وہ شفاعت ہے جو اللہ تعالیٰ کے اذن اور رضا کے بغیر ہو فاسقوں کے لئے کافرانہ عذاب اور مومنوں کے لئے عیش و آرام حق ہے اور کبیرہ گناہ کا سوال بھی حق اور مخلوق کی عفت رسولوں کی بعثت بھی حق اور مخلوق کا مکلف بنانا اور دلواری کے ساتھ پیڑوں کی زبانی سے بھی حق ہے اور پیغمبر و رسول سے ایسی چیزوں کے ساتھ تمنا نہیں ہونی جو میں پائی نہیں جاتی جو کہ ان کی بروت اور حقارت پر دلالت کرتی ہیں۔ ان میں سے بعض معجزات اور ان کی قدرت کی سلامتی اور ان کے افعال کا کمال ہیں اور سارے پیغمبر کفر سے اور بالا ارادہ اور کرباب کبائر سے یا ان پر اصرار کرنے سے معصوم ہیں خدا تعالیٰ ان کی تین طریقوں سے شفاعت فرماتے ہیں:

(۱) ان کو عطا فرماتا ہے سلیمہ عطا کرتے ہیں ان کی اور ان کے اخلاق میں کمال اور تدارک عطا فرماتے ہیں پھر انہیں معصیت کی طوت رحمت ہی نہیں ہوتی بلکہ ہمیشہ اس سے نفرت کرتے ہیں۔

(۲) یا ان پر وحی بھیجتے ہیں، کیونکہ گناہ کی سزا بڑی ہے اور فرمانبرداری پر ثواب ملتا ہے، پھر یہ امر ان کو معافی سے روکتا ہے۔

(۳) یا خدا تعالیٰ ان کے اور گناہوں کے درمیان سائل ہو جاتے ہیں اپنی عفی لطیف تنبیہات کے ساتھ جس طرح کہ راسخ علیہ السلام کے قصہ میں یعقوب علیہ السلام کا انکشت بندگان ہو کر نودار ہونا۔

اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء ہیں ان کے بعد کوئی پیغمبر نہیں آئے گا اور آپ کی ولعت جہنم اور انسانوں کے لئے عام ہے اور نیز آپ سارے انبیاء سے افضل ہیں اس تفلیت خاص کے ساتھ اور اس کے علاوہ دوسری خصوصیات سے بھی۔

اور اولیاء اللہ کی کرامتیں جو مومن ہیں اور ذات و صفات الہی کے عارف ہیں اور انہوں نے اپنے ایمانوں کو درست کر لیا، حق میں خدا ان میں سے نوازتا ہے جس کو چاہتا ہے اور اپنی خاص رحمت سے جس کو پسند فرماتا ہے۔

تلقین مرشد کمال

مصنفہ حضرت محمد صادق صلی اللہ علیہ وسلم

مجاہد شریف دوسری صدی ہجری مقلدین

حضرت محمد صادق رحمۃ اللہ علیہ نے جو مجاہد شریف

کے اولیاء میں سے تھے، ایک شبی اشارہ کے

حکم پر اس کتاب کو تصنیف کیا۔ یہ شریعت و

ملاہیت اور حقیقت کے لیندیاہ معنوں پر ایک

برگردارہ انسان کی لیندیاہ یہ عیار ہی تصنیف کے

علم و دواخان کا ایک نمونہ ہے، اس کتاب کو

خود چھپ گئے، اسے بھی بچوں کو اس کتاب کے

پڑنے کی تلقین کیجئے۔ حقین جانے آپ نے اتنی

بڑا اثر کتاب شاید ہی دیکھی ہو۔

فخامت ۴۷۸ صفحات مضبوط جلد خوبصورت گرد

پیش قیمت ۳۵۰ روپے۔

(۱) نجات القرآن بدیع چار روپے (۲) حلیات

تعلیمات ربانی بدیع چار روپے۔

مکتبہ شوق حلقہ نمبر ۷ لاہور

نیکی کے سوا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ذکر سے روکتے ہیں اور یہ دین میں بارے پیشوا اور رہبر ہیں اور ان کو بڑا کہنا حرام ہے اور ان کی تعظیم کرنا واجب ہے اور اہل قبلہ میں سے ہم کسی کو کافر نہیں کہتے۔ مگر جب قادر برتر سے انکار یا غیر اللہ کی عبادت یا انبیاء علیہم السلام اور قیامت یا اور ضروریات دین کا انکار ہو۔ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر واجب ہے مگر اس شرط پر کہ باعث فتنہ نہ ہو اور قبول کرنے کا گمان غالب ہو۔ پس یہ ہے میرا عقیدہ اور مجھے ظاہر اور باطن میں اللہ پر ایمان ہے اور قرینیت خاص اللہ ہی کے لئے ہے اول اور آخر، ظاہر اور باطن میں۔

محسن کائنات رسول عظمیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

سیرت مقدسہ

پر

دور حاضر کے دو عظیم انسانوں کی دو عظیم تقریریں

مولانا سید سلیمان ندوی

مولانا سید محمد بدیع کالم مظاہر

۴۴ صفحات

چار آنے کے مکتب بیچ کر طلب مسدائیں

مکتبہ رشیدیہ

میاں حسن ضلع ملتان

پہنچا لیتا ہے اور عشرہ مبشرہ، فاطمہ الزہرا، خدیجہ الکبریٰ، عائشہ صدیقہ اور حسن و حسین رضوان اللہ علیہم اجمعین کے لئے جنت کی گواہی دیتے ہیں اور ان کی متابعت کرتے ہیں اور اسلام میں ان کے درجات کی بٹائی کو جانتے ہیں۔ اسی طرح اہل بدر اور اہل بیعت رضوان کو بھی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ابوبکر صدیق، امام برحق ہیں پھر حضرت عطاء، پھر حضرت عثمان، پھر حضرت علیؓ۔ ان کے بعد خلافت ختم ہو گئی اور حکومت کا دور آیا۔ رسول اللہ کے بعد ابوبکر سارے لوگوں سے افضل ہیں اور ان کے بعد حضرت افضلیت سے ہماری مراد نسب، شجاعت، قوت، علم اور ایسے فضائل جو سب میں ہیں مراد نہیں بلکہ اس افضلیت سے ہماری مراد اسلام میں عظیم فتنے رسائی کے اعتبار سے ہے۔

پس ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم فرماندا ہیں ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما دونوں آپ کے وزیر ہیں اس لحاظ سے کہ ان کو حق کی اشاعت میں ایک بہت بڑی بہت تھی، کیونکہ پیغمبر کی دو چیزیں ہیں ایک بہت وہ ہے کہ جو خدا سے لیتا ہے اور دوسری بہت یہ ہے کہ حقیقت کو عطا کرتا ہے اور ان دونوں کو لوگوں کی بخشش و عطا اور لوگوں کے ملانے اور اکٹھا کرنے اور جنگ کی تدبیروں میں برتری مہارت تھی اور ہم اپنی زبانوں کو ہفت روزہ خادم الدین کا مطالعہ کیجئے! شکریہ

آلہ مکبر الصوت - لاؤڈ سپیکر

آلہ سماعت - ٹرانسپیر شہ

جائے نماز، چوٹی میں نہایت دیدہ زیب رنگ - قیمت ۵ روپیہیں عدد - این بی بیٹ ٹاٹ بھی دستیاب ہیں اپنی ضروریات کیلئے رجوع فرمائیں

محمد ابراہیم اینڈ کمپنی (۱۹۵۳) لمیٹڈ

۵۰/۱۰ - انویسٹری روڈ	۵۰ - دی مال	۵/۹ - دی مال	۵۰/۱۰ - انویسٹری روڈ
صدر کراچی نمبر ۲	لاہور	ڈوبھٹی	صدر کراچی نمبر ۲
فون نمبر ۵۱۵۵۱	فون نمبر ۲۳۳۳	فون نمبر ۶۷۸۷۶	فون نمبر ۲۵۲۳۳

قرآن مجید کی تفسیر
تفسیر القرآن (جلد اول)
تفسیر القرآن (جلد دوم)
تفسیر القرآن (جلد سوم)
تفسیر القرآن (جلد چہارم)
تفسیر القرآن (جلد پنجم)
تفسیر القرآن (جلد ششم)
تفسیر القرآن (جلد ہفتم)
تفسیر القرآن (جلد ہشتم)
تفسیر القرآن (جلد نواں)
تفسیر القرآن (جلد دہم)
تفسیر القرآن (جلد یازدہم)
تفسیر القرآن (جلد بارہم)
تفسیر القرآن (جلد سولہم)
تفسیر القرآن (جلد سولہم)

حضرت یوسف علیہ السلام

یوسفؑ موصوفیٰ جہاں عبد اللہ صاحب قاروقی
موصوفیہ: تختہ کار میں حصہ لیں غنم (جندل سیر طری)

آرہو کا پھاڑ معلوم ہوتا ہے میرے سر پہ
شفیعت کا جہنم سوار تھا میں نے یوسف
کو دھکا کر اگر وہ میری بات نہ مانے گا
تو وہ گرفتار کر لیا جائے گا اور ہر جگہ ذلیل
و خوار ہوگا۔

یوسف علیہ السلام کی حیثیت ایک
نوجوان انجینی غلام سے زیادہ قیمتی وہ
اس گھر میں بل کر جوان ضرور ہونے لیا
جہاں ملک ذاتی حیثیت کا تعلق ہے وہ غلام
ہی تھے۔ ملک کے حسن اخلاق کا یہ مطلب
ہو نہیں ہو سکتا تھا کہ وہ اس کے مال و
مقام پر اپنا کونتی حق ظاہر کر سکیں۔ جو کہ
ان کے گرد و پیش تھا کسی وقت میں ان
سے چھین لیا جا سکتا تھا۔ دوسری طرف
امراۃ العزیز اس کی مالکہ بھی تھی۔ جب
چاہے یوسف کو گھر سے نکال دے۔ اس
کے پاس حسن، طاقت، دولت، ہر ہتھیار
موجود تھا۔ لیکن یوسف کے ایمان و یقین
کی رفعت ملاحظہ ہو کہ لہو کے لئے محبوب
نہیں ہوتے ایک "ہاں" سے انہیں ساری
دنیا کی نعمتیں میرے آ سکتی تھیں۔ لیکن حضرت
یوسفؑ نے بلا تامل کہا:

وَبِالْحَقِّ اتَّخَذْتُهُ آبًا وَابْنًا وَخَلِيلًا
انجیل کے

اے سب اب اس کی طرف یہ مجھے
بلا رہی ہیں۔ اس سے تو مجھے
قید بندیا ہے۔
اس انکار نے حضرت یوسفؑ کو محلات
کی آسائشوں سے نکال کر جیل خانوں کی
صورتوں کی دھوکھیلیاں دیا۔ یہ گرفتاری
بھی تسلیم الہی کے اس منصوبہ کے عین
مطابق ہے۔ جس کا مشاہدہ ہم شروع سے
کر رہے ہیں۔ اس واقعہ کے عوام کے دلوں
میں خود یوسفؑ کی عصمت و دیانت کے
منطق کی شکوک پیدا کر دیئے ہوں گے۔
دوسری طرف یوسفؑ کے مقصد حیات کا کوئی
منکر کسی کے سامنے نہ آیا تھا۔ اب وقت آن
پنچا تھا کہ عوام جان میں کر یوسفؑ کس
کیڑ کیڑ کے مالک ہیں۔

اس زمانہ میں جب حضرت یوسفؑ کی
گرفتاری عمل میں آئی۔ بادشاہ مصر کو کھانے
میں زہر دینے کی ایک سازش پکڑی گئی۔
تفتیش کے بعد دونوں جہانوں کو گرفتار کر کے
اس جیل میں بیچ دیا گیا۔ جس میں حضرت
یوسفؑ مجبور تھے۔ جس میں سے ایک شخص
کا طبع ناہیاں تھا اور ضو پاشی چوراس کی
فطرت ہے۔ نشیب ہرما فراز، ہر کردار میں

مجلس تہذیب اسلامی کے زیر اہتمام ۱۱ نومبر ۱۹۴۲ء بروز اتوار یوسفؑ کا پیم بیچے
شام بیرون کشمیری گیٹ میں حضرت مولانا خواجہ عبدالحی صاحب قاروقی صدر شعبہ
اسلامیات و عربی اسلامیہ کالج ریلوے ریلوے ریلوے ریلوے درس قرآن دیا۔ درس
قرآن کی نفاذیت کے پیش نظر اسے ہفت روزہ خدام المدین میں شائع کر لے
کا اہتمام کیا گیا ہے۔ (آنریری کشمیری جرنل)

ہے۔ بڑے گھروں کی عورتوں میں چھ بیگونی عین
ام واقع ہو سکتا ہے۔ انہیں اشتیاق بھی
ہو سکتا تھا کہ آخر کون وہ غلام ہے جس پر
امراۃ العزیز قابض نہ پاسکی؟ وہ اسے ملاحت
بھی کرتیں۔

إِنَّا نَحْنُ حَافِي ضَلِيلِيْنَ
ہم اسے کھلی ہوئی گلاہی میں پاتی ہیں۔
عزیز مصر کی بیوی پر یہ جگہ مہنتی شائق
گدڑی ہوگی۔ اس نے اپنے گھر میں ایک
دعوت طعام کا انتظام کیا، جس میں اونچے
گھروں کے ان سب عورتوں کو مدعو کیا جو
اسے طعن و تشنیع کا نشان بنائے ہوتے
تھیں۔ اس دعوت سے امراۃ العزیز کا اہل
مقصد یہ تھا کہ وہ ان عورتوں کو دکھائے کہ
جس شخص کی وجہ سے اسے طعن کرتی
تھیں وہ کوئی عام قسم کا مرد نہ تھا۔ وہ
خود اپنی آنکھوں سے حسین مردانہ نگارہ کر
لیں! مگر اس وقت جب عورتیں چل دیں
تراشے میں مشغول تھیں، حضرت یوسفؑ
کو کھل میں لایا گیا، یوسفؑ کے رب حسن
نے ان عورتوں کو اس قدر ششدر کر دیا
کہ انہیں خبر نہ رہی اور پھل کا شے ہونے
وہ چھپانے کے ہاتھوں بہرہ دل گئی بیڑگی
میں ان کے منہ سے نکلا:

كَاشَ يٰٓيُفٰٓءُ مَا هٰذَا بَشَرًا اِنْ هٰذَا اِلاَّ
مَلَكٌ مَّكَوَّمٌ

اللہ! یہ انسان نہیں، یہ تو
کوئی پاک فرشتہ ہے۔
اس نے جب جہان عورتوں کی یہ
حالت دیکھی تو اسے ہر گناہ پیش کرنے کا
موقع مل گیا۔ اس نے چمک کر کہا: یہی وہ
رہکا ہے جس کے لئے تم مجھے ملاحت کرتی
تھیں۔ میں نے اسے قابض نہ لانے کی
ہر ممکن کوشش کی لیکن یہ تو عصمت و

حضرت یوسفؑ علیہ السلام کے حالات
زندگی سے جو چیز بالکل واضح ہو کر سامنے
آتی ہے۔ وہ نشیب و فراز شب و روز
میں تدبیر الہی کا کاروبار ہے۔ پہلے ایک
ایسے مقام پر انہیں فراموشی کی شدت فراموشی
گئی۔ جہاں اس کا وہم و گمان بھی نہ ہو سکتا
تھا۔ اور پھر عصمت الہیہ کے خیر برائی باتوں
نے انہیں اس بے آباد وادی سے نکال کر
عزیز مصر کے گھر پہنچا دیا۔ فطری طور پر یہاں
ان کی تربیت اس طرح ہوئی کہ جوان ہونے
ملک انہیں آپ حکومت پر مکمل دسترس تھا
جو کہ تھی۔ پھر امانت و دیانت کے جو جوہر
انہیں عطا فرمائے گئے تھے ان کی پرکھ کا جوہر
انتظام بھی وہیں فرا دیا گیا۔ محض اپنے دنیایت
کی تسکین کے لئے امراۃ العزیز نے حضرت
یوسفؑ کو جس جال میں پھنسانے کی کوشش
کی اور جس طرح حضرت یوسفؑ نے پورے
سکون اور تنہائی کی ہر دشواری شرب کا مقابلہ
کیا اس سے ان کی سلامت طبع کا جوہر
نکھر کر سامنے آ گیا تھا۔ جو لوگ اعلیٰ تر اقدار کی
صافیت کے لئے ذاتی ترغیبات کو قربان کر
سکے ان کی سکت انہیں رکھنے پر شہنشاہی حکومت
و فرادہ بی بلا ترابہاں کا حصہ ہوا کرتی ہے۔

یہ واقعہ ہر محلات کی یاد دلاری میں
ہوا تھا۔ پوشیدہ رکھنے کی انتہائی کوشش کے
باوجود زبان و دماغ ہر گناہ چشم زمانہ سے پردہ
پوشی گاہ کے تنگ نازک سے بچے رہنے کی
بڑی وجہ سمجھا جاتی ہے۔ لیکن سات ہزاروں
میں کی گئی حرکت مذہم آنز کو ظاہر ہو کر رہی
رہتی ہے۔ دامن پر پڑے جھپٹے تو دھو بھی
سے جا سکتے ہیں، تدبیر کے دار چھپانے شکل
ہوتے ہیں۔ انسان کی حیات و ملکات، طرز
گفتگو، چہرے کے تار پٹھاؤ، اندک اس دنیا کے
آپ بچی میں سے چھپانے کی ہر ممکن کوشش کی جاتی

میں تاریکی کاٹنا اس کا خاصا ہے۔ حضرت یوسف کی سیرت و کردار کا چراغ میل خانہ کی گھیر تاریکیوں میں اپنی تابائیں کے جوہر بکھیرتا رہا۔ ان کے حبی اخلاق و معاملگی نے بہت مدد جیل داروں کے دلوں کو مہرہ لیا۔ اور ناغم جیل گونا قیدیوں کی دیکھ بھال کے لئے ان پر عبور و سہ کرتے۔ دوسرے قیدی بھی اپنے معاملات انہی کے سامنے پیش کرتے تھے دونوں نے قیدیوں میں سے ایک نے رات خواب میں دیکھا کہ وہ شرب پلا رہا ہے اور دوسرے نے یہ دیکھا کہ اس کے سر پر روٹھیں کا گوگرد رکھا ہے اور پرندے اس میں سے ٹوچ ٹوچ کر کھا رہے ہیں۔ وہ دونوں حضرت یوسف کے پاس حاضر ہوئے اور کہا۔

يٰٓيٰٓسَٰءُفٰىءُ اِنَّا نَرٰكَ مِنَ الْغٰيْبِيْنَ
ہیں اس کی تعبیر بتائیے، بیشک ہم نے آپ کو غیبوں میں سے پایا ہے۔

انہی قیدیوں کو مخاطب کر کے حضرت یوسف نے اپنے مقصد حیات کی وضاحت کی۔ آپ نے فرمایا۔

”میں تمہیں تعبیر بتا دوں گا۔ اور یہ تعبیر معاملات، اسی (علم) میں سے ہے جو میرے رب نے مجھے سکھایا ہے لیکن میں نے ان لوگوں کی راہ چھوڑ دی ہے جو خدا پر ایمان نہیں لاتے اور ساتھ ہی آخرت کا انکار بھی کرتے ہیں۔ میں تو اپنے اجداد ابراہیم، اسمٰعیل اور یعقوب کے ذریعہ قائم ہوں۔ میں یہ نسیب نہیں دیتا کہ ہم اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرائیں یہ اللہ کا فضل ہے ہم پر اور سارے لوگوں پر لیکن لوگوں میں سے اکثر شکرا ادا نہیں کرتے۔

اسے میرے جیل کے ساتھ رکھا گیا ایک واحد و تبار خدا اچھا ہے یا یہ جھوٹے جھوٹے بہت سے خدا؟ تم اسے چھوڑ کر جو ان کی پیروی کرتے ہو تو ان کو تو خود تم نے انہما سے آباء و اجداد نے گھڑ لیا ہے۔ اللہ نے کوئی تعصبات نہیں کی۔ فرزندانی قسوت اللہ ہی کو ہے۔ اس کا تو یہ حکم ہے کہ تم سوائے اس کے اور کسی کے سامنے نہ جھکو۔ یہ یہی راہ ہے۔ لیکن لوگوں میں سے اکثر نہیں جانتے۔ یہ تمنا اصل مشن حضرت یوسف علیہ

السلام کا۔ دنیا میں جتنے انبیاء اور صلح ہوئے ہیں۔ سب اسی مشن پر کار بند تھے۔ اور سب کے دلائل بھی ہمیشہ ہی سچے، توحید ان کے پیغام کی اصل رہی اور یہی توحید حضرت یوسف علیہ السلام کے پیغام کا بھی مرکزی نقطہ ہے۔ صحت روانی کا حد فی صد تعلق خدا سے وابستہ رکھنا توحید کا عملی منظر ہے۔

خدا کے تمام برگزیدہ بندے اپنی ہر چھوٹی بڑی مشکل کیشانی کے لئے خدا ہی کے سامنے گر گزرتے رہے۔ خود افضل الانبیاء صحت جو عملی اللہ علیہ وسلم ذرا آدرا کسی شکل کے حل کے لئے خدا کے حضور جھک جایا کرتے تھے اور خدا عاجزی کے اندازہ کو ہمیشہ شرف قبولیت عطا فرما دیا کرتا ہے۔ ایک بار سخت گرمی تھی اور بارش کے آثار نظر نہ آتے تھے۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم انجیل رسول کریم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور دعا کی درخواست کی۔ آپ نے اتنی عاجزی سے ہاتھ اٹھائے کہ نبیل کی سفیدی نظر آئے گی۔ خدا کے حضور بھی شرفائی ہو گئی۔ حضرت یوسف نے متصد حیات کی وضاحت کے بعد خوابوں کی تعبیر بتائی کہ ساتی میں سے اپنے آپ کو شرب پلاتے ہوئے دیکھا ہے۔ اس الزم سے بری ہو کر اپنے منصب پر بحال کر دیا جائے گا اور بلایاں کو چھانسی ہوگی۔ پرندے اس کا گوشت فروج ٹوچ کر کھائیں گے۔ اور ساتھ ہی یہ بھی فرمایا کہ یہ امر جس کے متعلق تم دریافت کر رہے ہو ہو کر رہے گا۔

یہ اثبات و ايقان واصل سالکین حق کا وہ حقیقی زاد راہ ہے جو انہیں پیش آمد ہر بڑی مشکل کے مقابلے میں ثابت قدم رکھتا ہے۔ حضرت عمرؓ کے زمانے میں ولید ایک رئیس ہوا کرنا تھا۔ اس نے حضرت عمرؓ سے اپنا ایک خواب بیان کیا کہ میں ایک سرسبز و شاداب جنگل میں سے گزر رہا تھا اس میں سے دریا بھی گزرتا تھا۔ ارد گرد ہر قسم کے پھل اور پھول بھی موجود تھے۔ میں اس میں سے چلتا تھا کہ چائیک وہ باغ ختم ہو گیا اور ایک قی و وق حوالہ دیا ہوا۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا: ولید تم مسلمان ہو چکا ہو۔ اس کے بعد کفر کی راہ اختیار کر لوگے۔ اس نے جب اپنے اسلام لانے کے متعلق سنا تو فوراً اپنی بات سے مکر گیا۔ کہنے لگا۔

میں نے تو کوئی خواب ہی نہیں دیکھا۔ لیکن حضرت عمرؓ نے کہا تم کچھ کوئی بات اب ہو کر رہے گی۔ اسی یقین کی بنا پر انہوں نے ساتی سے کہا تھا کہ جب تم رہا ہو کر اپنے آقا کے دربار میں جاؤ تو قرآن میرا ذکر بھی کرنا۔ لیکن رہائی کے بعد اسے اپنا یہ وعدہ یاد نہ رہا اور حضرت یوسف کو کئی سال تک مزید جیل میں رہنا پڑا۔ اب تک تقدیر الہی راہ کی سب مشکلوں کو بنا سکتی تھی۔ تمام ایسی تدابیر بردہ کے آرا سچی تھیں جن کی مدد سے حضرت یوسف مسند اقتدار تک پہنچ سکتے تھے۔

زخون کے لئے ایک خواب میں دیکھا ”سات موتی گاؤں میں جنہیں سات دہلی گلشن ٹھپ کر گئیں ہیں اور سات خشک“ اس بھری ٹہنیاں ہیں اور سات خشک“ اس نے دہلیوں سے اپنے خواب کی تعبیر پوچھی لیکن کوئی بھی اسے نہ سمجھ سکا۔ ان کے خیال میں یہ بالکل ایک مہل سا خواب تھا۔ محفل میں ساتی کو اپنا گوشہ واقعہ یاد آ گیا۔ اس طرح حضرت یوسف نے انہیں خوابوں کی تعبیر بتائی تھی۔ اس نے بادشاہ سے کہا مجھے اگر جیل خانہ بھیج دیا جائے تو میں اس خواب کی تعبیر آپ کو بتا سکوں گا۔ بادشاہ کے حکم سے وہ حضرت یوسف علیہ السلام کے پاس گیا۔ اور ان کو خواب سنا کہ اس کی تعبیر اور بات کی۔ آپ نے فرمایا کہ سات سال تک مصر میں قحط پڑے گا۔ اس کا حل یہ ہے کہ سات سال تک مسلسل ذخیرہ اندوزی کرتے رہو۔ اس کے بعد سات سال قحط کے آئیں گے جن میں غوراک کے تمام ذخائر خالی ہو جائیں گے۔ ان چودہ سالوں کے بعد بارشیں ہوں گی اور یہ قحط ختم ہو جائے گا۔ بادشاہ نے جب یہ سنا تو بڑا متحیر ہوا۔ حضرت یوسف کی فکر و فراست کا یہ اثر تھا کہ اس نے ان کی فوری رہائی کا حکم دے دیا۔ لیکن جب بادشاہ کا بیٹا نامہ ان کے پاس پہنچا تو حضرت یوسف نے رہا ہونے سے انکار کرتے ہوئے کہا اپنے آقا کے پاس واپس جاؤ اور اسے پوچھو کہ اس کے عہدوں کے معاملہ کا کیا فیصلہ کیا ہے۔ جبہوں نے اپنے باہد کاٹ لئے تھے، یقیناً وہ ان کے مکر کو جانتا ہوگا۔ بادشاہ نے ان عہدوں کو دربار میں طلب کیا اور چھ بیگروں کے متعلق

ابن ماجہ شریف

آدمحہ قیمت میں
حدیث کی مشہور و معروف معروف کتاب سن
ابن ماجہ شریف ترجمہ اردو کا ۱۲ روپے
رعایتی ۶ روپے خصوصاً رک
ایک روپے کل ۷ روپے
پیشگی بیجی کر طلب کریں

مولانا قاسم علی عید الغفار

امام محمدی مسجد
آسٹریلری میلان بین روڈ کراچی
فون نمبر - ۵۳۷۸۹

غنیۃ الطالبین مترجم

آدمحہ قیمت میں
محبوب سبحانی سیدنا حضرت شیخ علاؤ الدین
کی شہرہ آفاق کتاب

غنیۃ الطالبین مع فروع الغیب مترجم

سبحانی اُردو
دو جلدوں میں کامل۔ دوسرا پیش اصل قیمت ۲۲
روپے رعایتی قیمت ۱۲
روپے خصوصاً رک ۲ روپے کل ۱۴ روپے
پیشگی بیجی کر طلب کریں
شیخ محمد عمران
آسٹریلری میلان بین روڈ کراچی فون نمبر ۵۳۷۸۹

پہچا جو حضرت یوسف کے متعلق ان میں ہوتی
ترقی تھی۔ اس پر امراء کی عورتوں نے بھرے
دبیر میں یہ اقرار کیا۔

ما کُنْنا غَیْبًا مِنْ شَیْءٍ
ہاں اس کے خلاف کسی روٹی کا
کوئی حکم نہیں۔

ادیب بادشاہ نے اپنی بیوی سے
دریافت کیا تو اس نے بھی اس کا اقرار کیا۔
اَلْکَلْبُ حَقَّقَ لَیْکَ وَ اَنَا رَاوُتُکَ عَنْ
تَقْبِیْدِ وَ اِنَّہُ لَمِنَ الصَّحَابِ قَبِیْطِہ

اب حق کھل کر سامنے آ گیا ہے۔ میں
نے ہی اسے درخشاے کی کوشش
کی تھی وہ یقیناً سچوں میں سے
ہے۔

یہ ہے وہ کردار جسے خدا اپنا پیغام لگوں
تک پہنچانے کے لئے چن لیا کرتا ہے حضرت
یوسف نے رہائی کے موقع کو قیمت سمجھتے
ہوئے اسے خوش آمد نہیں کہا۔ صورتیں جو
حق کی حمایت میں برداشت کر سکیں ان آسمانیوں
سے بدرجہا بہتر ہیں جو باطل کی حمایت میں
ہوں۔ کیونکہ کتاب بس حق ہی کو ہے
ان صورتوں کی آخری منزل حقیقت کا رانی
ہے۔ اور باطل سب سے دل خوش کن
اور موت اس کی منزل! (باقی آئندہ)

تأقیب علی بن ابی حمزہ دیکھ لیں سامان کی کچھ قیمتیں

پاک لاک ہاؤس لاہور

قائم شدہ ۱۹۶۷ء
ہول سیل ٹیبلٹ رنگ محل شاہ عالم مارکیٹ لاہور
(مناظرہ بازار) پتہ جہان
۶۰۴۳ فون نمبر ۲۴۶۴
نہرو روڈ لاہور جو دروازہ محل اندرون دیلی ٹیبلٹ لاہور
تاج محل بازار فون نمبر ۲۴۶۴

مازم اور کاروباری ضرورت کے لئے کلاسٹرس کرس

طب یونانی ہومیو پتی

پراسیکشن مفت طلبہ کے لئے ٹیبلٹ ٹیبلٹ
ٹانک کوڈٹ سمندری ضلع لاہور

مناج مکین کی خطاطی کا پچیس سالہ محنت کا نتیجہ

نفس سال کی ہفتی کے لئے سات پیسے کے
محنت برآئے ہوئے

تین سو پچیس طرزہ جات کے نمونے حسب ذیل ایک کتاب کی شکل میں

فہرست کتب علوم عربی کے لئے۔
سات نئے پیسے کے محنت برآئے ہوئے

تعوذ، تسمیہ، کمرطیہ، کلمہ شہادت، سورہ فاتحہ، سورہ اخلاص، سورہ قلقل، سورہ ناس، آیتہ الکرسی، درود شریف، اللہ تعالیٰ کے
ننانوے نام، رسول خدا کے ننانوے نام، خلفائے راشدین کے نام، تکیہ، تسبیح، کوع و مسجد، بلغ العالیٰ الجہا، مختلف اقسام اور
ڈیزائنوں میں لکھے ہوئے ہیں قرآن مجید کی آیات کے مختلف اقسام کے ۲۶ طرزوں کے نمونے جو لکھائی، پھپھائی اور
عمدگی میں اپنی نظیر رکھتے ہیں، لفظ یس میں تمام سورہ یس، لفظ اللہ میں اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام، لفظ محمد میں محمد رسول اللہ
کے نام، درود تاج، درود لکھی، سورہ منزل، اس کے علاوہ دعائیں سلام وغیرہ عربی رسم الخط کا تایاب اور قابل دید نمونہ ہیں۔
مولانا حالی اور علامہ اقبال کی نظمیں اور جدیدہ جدیدہ رباعیات حمد نعت، مناجات، توحید کی تعلیم، ہمدردی، تقیہ، عمل، نعمت دنیا
بعثت رحمتہ للعالمین، عرفان توحیدی، طارق کی دعا، ترانہ ملی، بلال، صدیق، شان مسلم، خود شناسی، بچے کی دعا وغیرہ وغیرہ اردو
رسم الخط کا حیران کن اور دیدہ زیب نمونے مختلف ڈیزائنوں میں لکھے ہوئے ہیں قیمت تین روپے صرف
رحمت بک مکین پوک جامع مسجد بہاول پور
۵ روپے ڈھانچے کے لئے
۵ روپے ڈھانچے کے لئے
۵ روپے ڈھانچے کے لئے

محمد بنک و محمد بنک تال فیتول هل رونی ؟
 قال فیتولون لا والله ماروت قال فیتول کیت
 لور اونی ؟ قال فیتولون لور اوت کالوا
 شد کت عبادت و اشد لک تعجید اواکت لک
 تسبیح قال فیتول فما یسألونی قال یسألونک
 المحبة فیتول و هل راوفا فیتولون لا والله
 ماراوفا قال فیتول کیت لوراوفا .

(الحديث رواه البخاري)

جانب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد دو گنی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے ایسے ہیں جو کچھ اور راستوں میں پھرتے رہتے ہیں اور ان لوگوں کی تلاش کرتے ہیں جو اللہ کا ذکر کرتے ہیں جب وہ کسی جماعت کو ذکر کرتے ہوئے پالیتے ہیں تو دوسرے فرشتوں کو بلا لیتے ہیں کہ جن چیز کی تم کو تلاش ہے وہ لی گئی اور راجا بچاؤ ہے وہ اوپر تلے ہر آدمی کے آسمان تک پہنچ جاتے ہیں۔ خداوند قدس سب کچھ جانتے ہوئے ان سے پوچھتا ہے میرے بندے کیا کر رہے تھے وہ فرشتے جواب میں عرض کرتے ہیں۔ وہ تیری تسبیح اور تکبیر کو رہے تھے اور تیری حمد اور بزرگی کا اقرار کر رہے تھے۔ اللہ تعالیٰ ان سے پوچھتے ہیں کیا ان بندوں نے مجھے دیکھا ہے؟ فرشتے عرض کرتے ہیں نہیں خدا! ان لوگوں نے آپ کو نہیں دیکھا تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اگر ہے کو دیکھ لیتے تو پھر کیا ہوتا ہے؟ فرشتے عرض کرتے ہیں اے اللہ اگر آپ کو دیکھ جیتے تو اس سے بھی زیادہ عبادت کرتے! اللہ حمد کرتے اور بزرگی کرتے۔ اللہ تعالیٰ فرشتوں سے پوچھتے ہیں یہ ذکر کرنے والے مجھ سے کیا مانگ رہے تھے؟ فرشتے عرض کرتے ہیں تجھ سے جنت کا سوال کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کیا ان لوگوں نے جنت دیکھی ہے؟ وہ عرض کرتے ہیں نہیں یا اللہ نہیں دیکھی۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اگر جنت دیکھ لیتے تو پھر کیا مانگا

اللہ تعالیٰ کا ذکر قرآن و سنت کی روشنی میں

مرتب : قاضی محمد زاہد الحسینی شفرہ

ان تلقوا عدوكم فتضربوا اعناقهم وليضربوا
اعناقكم. قالوا بلى قال ذكروا الله.

(اخرجنا احمد وابن ابى الدنيا والترمذى وابن ماجة
واعمد والحاكم وزواى البورداً ومعاذ بنى الله عنهم)

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے
 صحابہ کرام سے فرمایا کہ میں تمہیں
 تمہارے سب سے زیادہ بہتر نوازہ
 پاکیزہ عبد اللہؓ اور دجلت میں
 زیادہ لمبی پیدا کرنے والے ایسے
 اہل نیتوں جو سونا چاندی راہ
 خدا میں دینے سے اور ہمارے
 بھی زیادہ بہتر ہوں۔ صحابہ کرام نے
 عرض کیا جناب نفوذ ارشاد فرمائیں
 وہ زیادہ فرمایا وہ بہتر ہیں عمل اللہ کا
 ذکر سے۔

اس حدیث کے راوی ابوالدرداء اور حضرت معاذ ہیں۔

(ب) قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم افضل الذاكر لاله الا الله
النسائي ابن ماجه وابن مبان حاكم عن جابر بن عبد الله بن
جناح رسول الله صلى الله عليه وسلم
نے فرمایا ہے سب سے بہترین
ذکر لالہ الا اللہ ہے۔

(۳) ذکر باعث مغفرت اور اجر عظیم ہے
ارشاد قرآنی ہے:

والد اکرمین اللہ کثیراً والدہ اکرامت اعلیٰ اللہ
سہمہ معززہ و اجرا عظیمہ
اور اللہ تعالیٰ کا ذکر زیادہ کرنے
والے مردوں اور ذکر زیادہ کرنے
والی عورتوں کے لئے اللہ تعالیٰ
نے بخشش اور بہت بڑا اجر
تیار کر رکھا ہے۔

اس کی تفسیر میں جناب رسول اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:-

(الف) قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 يَا اللَّهُ لَا تَكُنْ لِطُغْيَانٍ فِي الْمَرْحَلَةِ يَلْتَمِسُونَ
 أَهْلَ الدُّنْيَا فَإِذَا وَجَدُوا قَوْمًا يَدْعُونَكَ اللَّهُ
 فَيَدْعُوهُمْ إِلَى حَاجَاتِهِمْ فَيَفْعَلُونَ بِهِمْ مَا يَفْعَلُونَ
 بِهِمْ أَلَيْسَ أَلَسَ قِيَامًا لَهُمْ بِهِمْ وَهُوَ أَعْلَمُ بِهِمْ
 بِالْقَوْلِ عَادِيٍّ وَقَالَ يَقُولُونَ لِيَحْمِلْكَ وَكَدْرَتِكَ

(۱) اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والوں کو
خداوند قدوس یاد فرماتا ہے۔ ارشادِ قرآنی
ہے:-

فَاذْكُرُونِي اَذْكُرْكُمْ (بقرة ۱۵۲)

اگر تم میرا ذکر کرو گے میں تمہارا ذکر کروں گا۔

اس کی تفسیر صاحب دہی جناب محمد
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی کہ:
يقول الله عز وجل انا عند كل عبد
بنی وانا معه اذا ذكرنی فی نفسه ذکرتہ فی
فمسی وانا ذکرتی فی ملاء ذکرتہ فی ملاء
خبر منہم

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اور حدیث
 قدسی ہے کہ میرا بندہ میرے
 متعلق جو عقیدہ قائم رکھتا ہے
 میں اس کے ساتھ وہی سلوک
 کرتا ہوں اور میں اس کے ساتھ
 ہوتا ہوں۔ جب وہ میرا ذکر
 علیحدگی میں کرتا ہے میں بھی
 اس کا ذکر علیحدگی میں کرتا ہوں
 اور جب وہ میرا ذکر کسی شخص
 میں کرتا ہے میں اس کا ذکر
 اس شخص سے بہتر مجلس میں از خود
 کی مجلس میں کرتا ہوں۔

قال ابن حجر العسقلاني رحمه الله البخاري ومسلم والدارقطني
وابن باز وشيخنا محمد بن قدامة وابن عباس
اليضا الترغيب لابن حجر ١٢٦

اس حدیث کے راوی ابو ہریرہ، ابن عباس، قتادہ رضی اللہ عنہ ہیں اور اس کی سند صحیح ہے۔

(۲) اللہ تعالیٰ کا ذکر سب عبادتوں سے بڑا ہے۔ ارشاد قرآنی ہے:-

ولقد كد الله أكبر (عقبت ۲۵)

یاد رکھو اللہ تعالیٰ کا ذکر
سب سے بڑا ہے۔

اس کی تفسیر میں سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

(الف) الا اجرکم بخیر اسمائکم وازکاکها
عند ملیکم ودر فعا فی درجا تمخیرکم
من انفاق البذخ والوراق وخیرکم من

فرشتے عرض کرتے ہیں پھر تو اس کو حاصل کرنے کے لئے زیادہ عرصہ پیدا ہو جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ پوچھتے ہیں یہ میرے بند کس سے بنا۔ چاہت تھے فرشتے عرض کرتے ہیں جہنم سے اللہ تعالیٰ پوچھتے ہیں کیا انہوں نے جہنم کو دیکھا ہے، وہ عرض کرتے ہیں نہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ اگر جہنم کو دیکھ لیتے تو پھر نہ فرشتے عرض کرتے ہیں پھر تو اس سے اور زیادہ بھاگتے اور نفرت کرتے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں تم گواہ رہو میں نے ان کو بخش دیا۔ اسی طرح ذکر کرنے والی عورتوں کے متعلق بھی سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کافی متوجہ ہیں۔

انحصار کے لئے صرف ایک واقعہ اور اس میں تعلیم سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم ذکر کی جاتی ہے۔

عنی اصرافی رضی اللہ عنہا قالت مررتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذا بیوتی قفلت یا رسول اللہ قد کبرت وضعفت فمررتی بعملی اعملہ وانا جالسة قال سبغی اللہ ما یتنجیہ فانہا تعدل لک ما یتوقیہ لفتیضہا من ولد اسماعیل و احمدی اللہ ما یتنجیہ فانہا تعدل لک ما یتوقیہ مسبیحة طلیعة تملین علیہا فی سبیل اللہ وکبری اللہ ما یتنجیہ فانہا تعدل لک ما یتوقیہ مقلدہ معتقلہ وعلی اللہ ما یتنجیہ فلا ما بین السماء و الارض ولا یزعم یومہ شیء الا حقی افضل مہایہ دفع لک الا ان یاتی بمثل ما انتیت۔ (رواہ احمد ابوالرانی داریق)

حقیقت ام بانی نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں کہ ایک دن بناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اب پڑھ رہی ہوں اور کھڑکی پر کھڑکی ہوں (زیادہ عبادت سے قاصر ہوں) بناب مجھے ایسا عمل بتائیں جس کو بیٹھتے ہوئے ادا کر سکیں۔ سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو سو دفعہ سبحان اللہ پڑھ لیا کریم وطنہ تیرے لئے حق تعالیٰ اسماعیل علیہ السلام کی اولاد سے ایک سو

غلام آزاد کر دینے کا ثواب کے برابر ہوگا اور سو دفعہ الحمد للہ پڑھا کر اس سے تجھے اتنا ثواب ملے گا جتنا کہ سو زین شدہ باگلام گھوڑوں پر بھاد فی سبیل اللہ سے ملتا اور سو دفعہ اللہ اکبر پڑھا کر اس سے تجھے سوا دھائی فی سبیل اللہ فوج کرنے کا ثواب ملے گا اور سو دفعہ لا الہ الا اللہ پڑھے گا اس کے ثواب سے زمین اور آسمان کی درمیانی فضا پر جائے گی اور اس دن کسی کامل اللہ تعالیٰ کے ہاں اتنی قربیت حاصل نہ کرے گا جتنی تیرا یہ عمل حاصل کرے گا مگر یہ کہ وہ بھی تیری طرح عمل کرے۔

(۴) ذکر باعث فلاح و نجات ہے ارشاد قرآنی ہے:-

وَ اذْکُرُوا اللہَ کَثِیْرًا ۚ فَلَکُمْ ثَوَابٌ کَثِیْرٌ ۝ (النجم ۱۰)

اور اللہ تعالیٰ کا ذکر زیادہ کرو تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ۔ یہ آیت کریمہ سیدہ ام کلثوم کی ہے۔ اس سے پہلے قرآن حکیم نے تجارت اور دوسرے عازر کسب کرنے کا حکم فرمایا۔

وَ اتَّبِعُوا مِنْ فَضْلِ اللہِ ۚ لَکُمْ فَاِیْضًا کَثِیْرٌ ۝ (النجم ۱۱)

مگر اسی آیت میں اس کے خاتمہ پر فرمایا۔ کہ اللہ تعالیٰ کا ذکر زیادہ کرو تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ۔ یعنی فلاح اور کامیابی زندگی کی زیادتی میں نہیں۔ مال کی فراوانی میں ہے بلکہ فلاح اور کامیابی تو ذکر اللہ میں ہے اس لئے اللہ تعالیٰ کا ذکر زیادہ کرو۔ قرآن حکیم میں عازر کسب کرنے کا حکم دیا گیا مگر اعتماد اور بھروسہ صرف اللہ تعالیٰ کی ذات پاک پر رکھنے کا حکم فرمایا اللہ اسباب پر تکیہ کر کے اسباب میں کم نہ ہو جائے بلکہ اسباب اور ذرائع کو صرف سبب اور ذریعہ ہی سمجھے اس میں اشتیاء کرنے والا، برکت پیدا کرنے والا خداوند تقدوس کو سمجھے۔ میدان کارزار میں دشمنان خداوندی سے برسرِ پیکار ہوتے ہوئے بھی یہ ارشاد فرمایا کہ تم وہاں بھی اللہ تعالیٰ کا ذکر زیادہ کرو۔ ارشاد خداوندی ہے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اذْكُرُوا اللہَ کَثِیْرًا ۚ فَلَکُمْ ثَوَابٌ کَثِیْرٌ ۝ (انفال ۲۴)

اسے ایمان والو! جب تم کسی فوج سے ملو تو ثابت قدم رہو اور اللہ تعالیٰ کا ذکر بہت زیادہ کرو تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ۔

عالمگیر طوفان کے وقت حضرت نوح علیہ السلام نے سبب اختیار کرتے ہوئے بابر خداوندی کشتی بنائی اور اس میں سوار بھی ہوئے اور اس کی وجہ سے آپ جلدی پہاڑ پر بر سلامت اتر گئے مگر آپ نے اس سبب طوفان سے نجات دینے والا کشتی کو نہیں سمجھا بلکہ خداوند قدوس ہی کو سمجھا جیسا کہ اپنے خاندان مسلمانوں کو کشتی پر سوار ہوتے وقت یہ تعلیم دی کہ اس کشتی کا مقصد اللہ تعالیٰ ہی کو سمجھا۔

وقال اکیوا فیہا باسم اللہ یجرہا و مرہا۔ (ہور ملا)

اور کہا حضرت نوح علیہ السلام نے سوار ہو جاؤ اس کشتی میں (مگر) اللہ ہی کے نام سے اس کا چلنا ہے اور ٹھہرنا ہے۔

(۵) ذکر کرنے کے لئے باری تعالیٰ کی رحمت اور اس کے فرشتوں کے صلوات و سلام کی بشارت ہے۔

یا ایہا الذین امنوا اذکروا اللہ ذکرا کثیرا ۝ وہو الذی بکرمہ واصلا۔ ہوالذی یبسط علیکم رزقا من لکھ لعلکم تیشرون النور وکان المومنین رجحانہ یجتہون یوم یلقونہ سلام واعد لہم اجر کثیرا ۝ (الاحزاب ۴۱)

اور وہ ایمان والوں پر نہایت رحم والا ہے۔ ان کا تجھ میں دن وہ اس سے ہیں گے سلام کا تجھ ہوگا اور اللہ نے ان کے لئے عزت کا اجر تیار کر رکھا ہے۔

ارشاد بالا میں مندرجہ ذیل بشارات فاکرین کے لئے ہیں۔

(الف) فاکرین پر اللہ تعالیٰ کی رحمتیں نازل ہوتی ہیں (ب) اللہ تعالیٰ کے فرشتے اللہ تعالیٰ سے سفارش کرتے ہیں کہ وہ ذکر کرنے والوں پر اپنی رحمتیں نازل فرمائے (ج) اس ذکر کی بدولت قیامت کے دن ان کے لئے سلام کا تجھ ہوگا (د) ان کے علاوہ ان کے لئے بڑا باعث ابرم قرار کر رکھا ہے۔

(۶) ذکر باعث ایمان تعلق سے ارشاد فرماتا ہے۔

اللہ جل شانہ

محمد شفیع محمد الدین اُرسا کھٹل

اسی نے تبیں معین مت کے پیدا کیا:

(۱) ھُوَ الَّذِي خَلَقَكَ مِنْ طِينٍ مَكْنُوعَةٍ
أَجْلَافًا وَأَجَلٍ مَسْهُوٍ عِنْدَ ذِكْرِ اسْمِهِ مَسْمُودٌ
(الانعام آیت ۲)

ترجمہ: اللہ وہی ہے جس نے
میں مٹی سے پیدا کیا۔ پھر ایک
وقت مقرر کر دیا اور اس کے
ہاں ایک وقت مقرر ہے۔ تم

پھر بھی شک کرتے ہو۔
(۲) ھُوَ الَّذِي خَلَقَ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ
جَعَلَ بَشَرًا مِثْلًا وَنُحُورًا يَتَسَوَّى إِلَيْهِمْ فَلَمَّا تَفَشَّطَا
خَلَّتْ ظِلْفًا خَيْبًا فَخَرَّتْ بِهِ فَعَلَا أَعْلَفُ وَ
عَبَا لَهُ رُكْبَانًا لَيْتُنَا صَالِحًا لَتَكُونَنَّ مِنَ
الشُّكْرَيْنِ فَلَمَّا صَالِحًا جَلَلًا لَكُ شُكْرًا
فِيْنَا أَشْجَامًا تَعَلَّى اللَّهُ عَمَّا يُشْرِكُونَ الشُّكْرَيْنِ
مَالًا يَخْلُقُ شَيْئًا وَهَذَا خَلْقُكَ وَلَا تَسْتَبِيحُونَ لَهُمْ
نَعْمًا وَلَا أَلْفُسَهُمْ يَنْصُرُونَ (۱۶: ۱۷)

ترجمہ: وہ وہی ہے جس نے تبیں
ایک، جان سے پیدا کیا۔ اور اسی
سے ان کا ہڑا بنایا تاکہ اس
سے آرام پائے۔ پھر جب میاں
نے جبری سے ہم لبتی کی تو
اس کا ہلا سا مل رو گیا، پھر اسے
نے پھرتی رہی۔ پھر جب، وہ
بہل رہ گئی تھ، دونوں میاں
بڑی تے اللہ سے جو ان کا مالک
ہے دعا کی اگر آپ نے ہمیں
میں سالم اولاد دے دی تو
ہم ضرور شک گذار ہوں گے پھر
جب اللہ نے انہیں میرے سالم
اولاد دے دی تو اللہ کی دی
ہوئی پھر میں وہ دونوں اللہ کا
شریک بنائے گئے۔ سو اللہ ان
کے شک سے پاک ہے کیا
ایسوں کو شریک بناتے ہیں جو
کوئی بھی نہیں بنا سکتے اور وہ
خود بنائے۔

(۳) الَّذِي أَحْسَنَ مَثَلِ شَيْءٍ خَلَقَهُ وَبَدَأَ
خَلْقَ الْإِنْسَانِ مِنْ طِينٍ فَجَعَلَ لَكَ مِنْ

مُطَلَّةً مِنْ مَاءٍ مَكْنُونٍ شَرَبْتَهُ وَكَلَّمْتَ بَنِيَّ مِنْ
نُوحِهِ وَجَعَلَ لَكَ السَّمْعَ وَالْأَبْصَارَ وَالْأَفْئِدَةَ ثُمَّ
بَيَّنَّا لَكَ لَشْكْرُونَ (السموہ آیت ۷-۹)

ترجمہ: جس (اللہ) نے جو پھر بنائی
خوب بنائی اور انسان کی پیدائش
مٹی سے شروع کی۔ پھر اس کی
اولاد پچھلے ہوئے حیر پانی سے
بنائی۔ پھر اس کے احضار دست
کئے اور اس میں اپنی روح
پھونکی اور تمہارے کان اور
آنکھیں اور دل بنایا۔ تم بہت
کوشش کر کے ہو۔

(۴) ھُوَ الَّذِي أَنْشَأَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ
فَتَسْتَفْتُونَهُمْ وَنَسْتَفْتِيكُمْ فَلَمَّا مَلَأْتُمُ الْقُورَى
فَقُتِلُوا (الانعام آیت ۹۸)

ترجمہ: اور اللہ وہی ہے جس نے
ایک شخص سے تم سب کو پیدا
کیا (پھر ایک تو تمہارا ٹھکانا
ہے۔ اور ایک امانت رکھے جانے
کی جگہ)
تحقیق ہم نے کھول کر نشانیاں
بیان کر دی ہیں ان کے لئے جو
سوچتے ہیں۔

(۵) اول سپرد ہوتا ہے ماں کے
کے پیٹ میں کہ آہستہ آہستہ دنیا
کے اثر پیدا کرے۔ پھر آکر ٹھہرتا ہے
دنیا میں۔ پھر سپرد ہوگا قبر میں کہ آہستہ
آہستہ اثر موت کا پیدا کرے۔ پھر جا
ٹھہرے گا جنت میں یا دوزخ میں۔
(منہج القرآن)

وہی ماں کے پیٹ میں صورت بناتا ہے۔
ھُوَ الَّذِي يُصَوِّرُكُمْ فِي الْأَرْحَامِ كَيْفَ
يَشَاءُ وَلَا إِلَهَ إِلَّا ھُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ

(آل عمران آیت ۶)
ترجمہ: وہی ہے جس میں طرح چاہے
ماں کے پیٹ میں تمہارا نقشہ
بناتا ہے اس کے سوا اور کوئی
معبود نہیں۔ زبردست حکمت
والا ہے۔

اسی نے تمہارے لئے رشتہ نسب اور

دامادی قائم کیا۔

وَهُوَ الَّذِي يَخْلُقُ مِنْ أَمَّا بَشَرًا مِثْلًا وَنَسَبًا
صُنْفَهُ وَكَانَ رَبُّكَ قَدِيرًا

(الفرقان آیت ۵)
ترجمہ: اور وہی ہے جس نے انسان
کو پانی سے پیدا کیا۔ پھر اس
کے لئے رشتہ نسب اور
دامادی قائم کیا اور تیرا رب ہر
چیز پر قادر ہے۔

اسی کے قبضہ میں موت و حیات ہے۔
(۱۱) وَھُوَ الَّذِي خَلَقَ نَفْسَکَ وَخَلَقَ لَکَ الْخَلْقَ وَکَ
الْیَلَّ وَالتَّحَارُطَ أَفَلَا تَعْقِلُونَ

(المرومن آیت ۸۰)
ترجمہ: اور وہی زندہ کرتا اور مارتا
ہے اور رات اور دن کا بدلہ
اسی کے اختیار میں ہے سو کیا
تم نہیں سمجھتے۔

ضروری اعلان

شیخ الاسلام حضرت مولانا محمد عبد اللہ صاحب
دعوتِ اسلامی دہلی برائے مہتمم علامہ اسلام آباد پانچویں
اسفندی ۱۳۹۲ھ میں اس لئے وہ طبیعت بحال
ہوئے کہ کسی جلسہ وغیرہ میں شرکت نہیں فرما سکتے جیسا
کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جا رہا ہے کہیں کو حضرت ملاحظہ
فرمائے تاہم دعا ہے کہ اس کو کبھی ضرورت نہیں۔

(مولانا) عاشق الرسول عالم مدرسہ عربیہ
مخزنہ العلوم پانچویں

جناب قاسم علی صاحب

صدر مجلس منتظر مدرسہ ضیاء العلوم فیض باغ
لاہور ۱۹ نومبر ۱۹۹۲ء میرا اس دنیا سے خالی تے
رحلت فرما گئے ہیں۔ انا اللہ وانا الیہ راجعون
جناب مرحوم کی نماز جنازہ ان کے حسب وصیت
مدرسہ ہذا کے سیکرٹری علی اکبر صاحب نے
کے طے کی اور ان کو حضرت مولانا محمد شفیع صاحب
صاحب (رحمۃ اللہ علیہ) کی مدرسہ ضیاء العلوم کے
نواز مبارک کے متصل گھر پر شاہ میں سپرد خاک
کر دیا گیا۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس
عطا فرمائے اور آپ کے پیاندگان کو صبر جمیل
و مدرسہ ضیاء العلوم کو بہترین نعم البذل علیہ

محمد صدیق

علامہ الدین کا تاجہ درجہ ہمارے رفیق شیخ
محبتیہ نواز پخت سے خریدیں۔ پیر پیر
مگر رہنے کے لئے اختیار اختیار ہے۔

فرمایا:-

اَلَا يَذْكُرُ اللّٰهُ تَطْعَمَ الْاَقْلَابِ

(الزمر ۳۴)

زندگی اطمینان طلب ہی کا نام ہے اگر دل کا اطمینان نہ ہو تو وہ کیا زندگی ہے اس کو جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ علیہ وسلم نے اچھی اور اہمیت کے ساتھ تشبیہہ دیتے ہوئے فرمایا:

مِثْلُ الَّذِیْ یَذْكُرُ رَجُلًا وَآلَہٗ

لَا یَذْكُرُہٗ مِثْلُ الْاِخِ وَالْاِہْلِ (بخاری)

اللہ کا ذکر کرنے والے اور

نہ کرنے والے کی مثال زندہ

اور مردہ کی ہے۔

حافظ رحمۃ اللہ علیہ نے نہایت

لطیف طریقہ فرمایا:-

فَرَقَ اسْتِزْکَیَہُ عَنْ کُلِّ شَیْءٍ سِوَاہُ

تَاۤیِبٍ کَاۤیِبٍ مِثْلُ اللّٰہِ اَکْبَرُ اسْتِزْکَیَہُ

(۱) ذکر سے روحانی اور قلبی راہ نمائی ہوتی

ہے فرمایا:-

وَ اَذْکُرُہٗ اِذَا فُتِنَہٗ وَقُلْ عَسٰی

اَنْ یَّجِہْدَ بَیْنَہٗ سَبِیْلًا یُّقَرِّبُہٗ مِنْ خُذِّ اٰرْشِدًا

(اٰل عمران ۱۶۸)

یعنی ذکر اللہ سے غفلت دار ہو کر

راہ حق کی راہ نمائی ہو جاتی ہے جیسا کہ

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے حضرت عمران کے والد ماجد حضرت

حسین رضی اللہ عنہما کو اسلام سے مشرف

ہونے پر یہ دعا بتائی تھی کہ:-

اَللّٰهُمَّ اَلْہِمْنِیْ رُشْدَہٗ فِیْ حَیْثُ

شَرُّ نَفْسِیْ

اے اللہ میرے دل میں میری

ہدایت نکال دیکھے اور مجھ کو

میرے نفس کی شرارت سے

محفوظ رکھ۔

(۲) ذکر نہ کرنے سے غفلت اور دل کی

سستی پیدا ہو جاتی ہے۔ فرمایا:-

وَ اَذْکُرُہٗ فِیْ لَفْظِہٖ تَقَرُّعًا وَاجْہِفَہٗ

وَ دَوِّنِ الْجَہْلَہٗ مِنَ الْاَقْلَابِ بِالْعَدْلِ وَ الْاَصْلَابِ

لَا تُکَلِّمُنَا الْغَافِلِیْنَ (اعراف ۲۵۵)

اور یاد کرتا رہ اپنے رب کو

اپنے دل میں عاجزی کرتا جڑا

اور ڈرتا جڑا اور صبح اور شام

بلند آواز کی کبوت گئی آواز

سے اور غافل سے نہ ہو۔

یہ نفقت اور سستی اس حد تک پہنچ

جاتی ہے کہ انسان جہنم کا مستحق ہو جاتا ہے

فرمایا:-

فَوَيْلٌ لِلنَّاسِ لِمَا سَیَعْمَلُونَ فِیْ یَوْمِ ذِکْرِ اللّٰہِ

(الزمر ۳۳)

سو بڑی تباہی ہے ان کے لئے

جن کے دل اللہ کے ذکر سے

متاثر نہیں ہوتے۔

جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا کہ جس طرح لوہے پر رنگ چڑھ

جاتا ہے اسی طرح دل بھی رنگ آلود ہو

جاتے ہیں۔ معاصی کرامتے عرض کیا حضور

دلوں کے رنگ کس چیز سے دور ہو

سکتے ہیں۔ فرمایا:-

جَلَاءُہَا ذِکْرُ اللّٰہِ

دلوں کا میٹل اللہ تعالیٰ کا ذکر ہے۔

(۱) ذکر نہ کرنے والا شیطان کا شکار ہو

جاتا ہے۔

اسْتَعِذْ عَلَیْہِمُ الشَّیْطَانُ فَاَسَاہِمُ

ذِکْرُ اللّٰہِ وَ اِلٰتُکَ حِزْبُ الشَّیْطٰنِ الْاَوَّلِ

حِزْبُ الشَّیْطٰنِ ہُمُ الْخٰسِرُوْنَ

(الحجرات ۲۵)

غلبہ پا لیا ان پر شیطان نے

پس بھلا دیا اُس نے ان سے

اللہ کا ذکر، یہی شیطان کا گروہ

ہے خبردار بے شک شیطان

کا گروہ نقصان اٹھانے والا ہے۔

جن کا اقرار قیامت کے دن یہ مجرم

کرے گا، ارشاد قرآنی ہے:-

یٰوَسِیْتُ لَیْسَیْہِ لِمَا تَخٰذُ فَاِنَا خٰلِلَاہُ

اَصْلٰہِیْ عَنِ الذِّکْرِ عَلٰی دَیْءِیْ وَ کَانَ الشَّیْطٰنُ

لَاۤ اِنۡسَیۡ خُذَہٗ وَاِلَّا

ہائے بیری شامت، گواہی میں

نے فلاں کو دوست نہ بنایا ہوتا

اسی نے تو ذکر کے آجانے کے

بعد مجھے بھکا دیا اور شیطان کہ

انسان کو دھوکا دے والا ہی

ہے۔

یعنی خیر فاجر کی مجلس نے مجھے ناہ

ہدایت سے دور کر دیا، جس کا انجام وہ

گرابی ٹھہری جس نے قیامت میں رسوا اور

ذلیل کر کے پھوڑا۔

(۱۱) اللہ تعالیٰ کا ذکر قیامت کے یوموں

کو بھگا کرتا ہے فرمایا:-

وَ اَذْکُرُہٗ اسْمَ رَبِّکَ بِکِبَرٍ وَ اِضْلَافٍ

مِنَ اللَّیْلِ فَاَسْجُدْ لَہٗ وَ سَبِّحْہٗ لِیْلًا طَوِیْلَہٗ

اِنَّہٗ ہُوَ الَّذِیْ یُحْیِی الْمَوْتِیْنَ الْعَاجِلَہٗ وَ رِیْثَہٗ رُحُوْنُ

رَاۤہِہُمْ یَوْمَاضَاقِیْلًا (الہجرات ۲۲، ۲۳)

اور ذکر کرتا رہ اپنے رب کا

نام صبح اور شام اور کچھ حصہ

رات میں سے بھی اسی کو سجدہ
کیجئے اور رات میں درنگ
اس کی پاکی بیان کیجئے بیشک
بے شک بے رنگ ذکر سے
خفاں، دنیا کو تو جانتے ہیں مگر
اپنے پیچھے ایک بجاری دل
کو چھوڑتے ہیں۔

نوٹ:- ذکر اللہ سے مراد ذکر ساقی

(زبانی ذکر) بھی ہے جیسا کہ سورہ المدثر

میں گذر چکا ہے اور جیسا کہ سورہ الزلزلہ

۵ میں ارشاد فرمایا:-

ہَاذِکْرُ اسْمِ رَبِّکَ وَ تَقْبَلُ اللّٰہُ تَتَبَّیْلًا

اور اپنے رب کے نام کا ذکر

کیا کریں اور اسی کی طرف تامل

سب سے الگ ہو کر۔

اور جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ

وسلم نے ارشاد فرمایا:-

اَعْنِ عِبَادَ اللّٰہِ نَبِیَّہٗ بِسْمِ اللّٰہِ قَالِ قَالِ

اللّٰہُ صَلِّ اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلِّمْ لَا یَزَالُ لِسَانُکَ

رَطْبًا مِّنْ ذِکْرِ اللّٰہِ (ارواء الترنزی)

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم نے فرمایا کہ تیری زبان

بیشک اللہ تعالیٰ کے ذکر سے

ترتازہ رہتی چاہئے۔

اللّٰہُمَّ اجْعَلْہَا مِّنَ الذِّکْرِ مِّنَ الْاَوَّلِیْنَ وَ الْاٰخِرِیْنَ

مِنَ الْاَوَّلِیْنَ۔

تذکرہ نقد و نظر

مولوی محمد سلیم صاحب انصاری نے

۱۹۸۲ء میں کیا تھا۔ موجودہ کتاب میں

صفحہ ۲۷ سے لے کر صفحہ ۳۴ تک

نہایت قیمتی مقدمہ، انجیل برنیاس کا

حکایت اسلامی اور صداقت دین حنیف

کا تذکرہ دار ہے۔

اس دور میں جب کہ عیسائیت کے

برگ و بار ملک میں پھیلے ہوئے ہیں۔

اس کتاب کی اشاعت اور اس کے

مندرجات سے واقفیت ذی علم حضرات

کے لئے ضروری ہے۔ (ادارہ)

تفصیح

قارئین کرام تفصیح فرمائیے کہ ۲۷۴ پر

شمارے میں تاریخی حوالہ اللہ کی تصنیف کیجئے

صلوات کا ہر شمار شائع ہوا تھا جس میں اس قیمت

ایک روپیہ مقرر ہوئی تھی مگر اس قیمت پر اس کتاب

دور دور کی تلاش کی اس قیمت پر ایک روپیہ نہیں

ہو سکتی تھی اس لیے اس قیمت پر ایک روپیہ نہیں

ہو سکتی تھی اس لیے اس قیمت پر ایک روپیہ نہیں

ہو سکتی تھی اس لیے اس قیمت پر ایک روپیہ نہیں

پیشی کا صفحہ

دربارِ عمر کے فیصلے

صافد محمد امین صاحب ریڈ مارٹر بورڈ میں لاہور

ان کو روکتے ہیں اور فرماتے ہیں "انسانی جان بڑی قیمتی ہے اور یہ عقیدہ غلط ہے چند دن ٹھہر جائیں میں امیر المومنین کو یہ واقعہ لکھتا ہوں۔ جو وہ فرمائیں گے۔ اس کی تعمیل کی جائے گی۔" آپ حضرت عمرؓ کو اس انسانی بھینٹ کے متعلق سارا واقعہ لکھتے ہیں۔ حضرت عمرؓ انسانی قربانی سے روکتے ہیں کہ یہ غیر اسلامی عقیدہ ہے۔ لیکن ساتھ ہی ایک خط دریائے نیل

۱۔ حضرت عمر فاروق امیر المومنینؓ ایک دفعہ مدینہ شریف میں خطبہ دے رہے ہیں دربارِ خطبہ فرماتے ہیں "اے ساریہ! پہاڑ کی طرف دیکھ" اور یہی الفاظ تین مرتبہ دہرائے۔ کئی سو میل دور پہاڑ کے دامن میں مسلمان فوج جنگ میں مشغول ہے۔ ساریہ آپ کی آواز اپنے کانوں سے سنتے ہیں۔ اور پہاڑ کی طرف دیکھتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ دوسے سے عنقریب غنیم کا لشکر حملہ آور ہونے والا ہے آپ سنبھل جاتے ہیں۔ ادھر اہل مدینہ حیران ہیں کہ دورانِ خطبہ یہ کیا عجیب معاملہ پیش آیا ہے کہ حضرت عمرؓ کہاں پہاڑ کے دامن میں کئی سو میل دور فوج کو رٹا رہے ہیں اور جنگ چالیں تیار رہے ہیں۔ کچھ عرصہ بعد مسلمان فوج قتیاب ہو کر واپس آتی ہے تو اہل مدینہ فتح کے متعلق دریافت کرتے ہیں اس پر حضرت ساریہ جواب دیتے ہیں کہ اگر حضرت عمرؓ دائرہ میں سے ذریعے جنگی چال نہ بتلاتے تو ہم بھی کامیاب نہ ہوتے۔ میں غنیم سے بے خبر تھا مگر حضرت عمرؓ کی آواز نے مجھے چوسکا دیا۔ میں نے اس لشکر کی طرف پیش قدمی کی جو بے خبری میں ہم پر ٹوٹنے والا تھا اور اللہ تعالیٰ جلتاؤ نے مسلمانوں کو فتح دی۔ یہ حضرت عمرؓ کی ہوا پر حکومت کا ایک کرشمہ ہے۔

فرحت ٹونکی

ہدیہ عقیدت

سَلَامٌ بِحَضْرَتِ خَيْرِ الْاَنَامِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مدینہ طیبہ میں جا کر صبا ہمارا سلام پہونچا
حضورِ محبوبِ ربِّ اکبر صبا ہمارا سلام پہونچا
وہی ہیں مہرِ پھرِ رفعت وہی ہیں ماہِ جہانِ رحمت
نبیؐ کے قدموں کی خاک ہو کر صبا ہمارا سلام پہونچا
ہزاروں اُن پر تجلیتیں ہوں ہزاروں خالق کی رحمتیں ہوں
دروادِ اخلاص سے معطر صبا ہمارا سلام پہونچا
کبھی ہو پاؤں خاکِ پاکی کبھی ہو قرباںِ پیکر کے جمالی
تسار و روضہ ہیں اُن کے ہو کر صبا ہمارا سلام پہونچا

جسٹس ایل
نمبر ۶۰۴

The Weekly "KHUDDAMUDIN"

LAHORE (PAKISTAN)

عبداللہ انور

منفرد شدہ محکمہ تعلیم (۱) لاہور کینٹر راجہ جی بھری ۱۶۳۲۱/۵ گزٹ نمبر ۳ مئی ۱۹۵۷ء (۲) پشاور کینٹر بذریعہ جی بھری T.B.C ۲۷۴۳۰-۲۷۴۸۱ گزٹ نمبر ۶ ستمبر ۱۹۵۷ء

مسلمان قوم کو غیرت، محبت اور اسلام کی دعوت

خطباتِ جمعہ

حضرت شیخ التفسیر مولانا احمد علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ
جمعہ کے دن جو خطبہ حضرت شیخ التفسیر ارشاد فرمایا
کرتے تھے وہ پہلے عالم الدین بن جیسے تھے۔ اب
ان کو کتابی شکل دے کر طبع شدہ شائع کر دیا گیا ہے۔ اس
وقت تک خطبات کی آٹھ جلدیں شائع ہو چکی ہیں۔ سولے
درجہ سوم کے ہر ایک کی قیمت ایک روپیہ چھپس ہے۔
تاجران کے لئے خاص رعایت۔ محصول ٹاک ایک
روپیہ پچاس پیسے بذریعہ خریدار۔

شجرہ خاندان عالیہ قادریہ راشدیہ
اور ترکیب ذکر جہر
سہ رنگا آرٹ میٹر
قیمت ۲۵ پیسے ڈاک خرچ ۱۳ پیسے

پاک ہند کے جید علمائے کرام کا مصدقہ

قرآن عزیز

مترجم و محشی

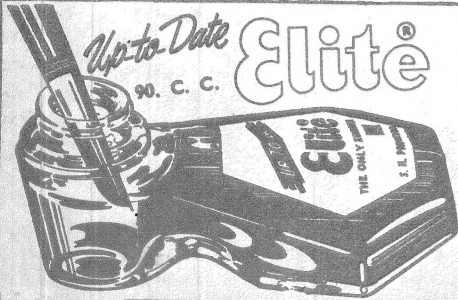
مؤتبہ

شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

• ہر سورۃ کا عنوان • ہر رکوع کے شروع میں خلاصہ اور مآخذ • ربط آیات
ہادیہ • جلد پارچہ چھ روپے • محصول ڈاک دو روپے • کاغذ کینیکل نیوز
(رقم بذریعہ می آر ڈی پیش کیجیے)

شیخ المشائخ قطب الاقطاب اعلیٰ حضرت مولانا وسینا تاج محمود امروٹی نور اللہ مقدر
شائع ہو گیا ہے
ہدیہ کی جلد سات روپے ڈاک خرچ دو روپے کل نو روپے پیشگی بیع کو طلب کریں۔

قرآن مجید



وقت کی آواز الائنڈ انک سب سے بہتر

سوانح حضرت عبدالقادر راتپوری

حضرت مولانا عبد القادر راتپوری رحمۃ اللہ علیہ کی سوانح حیات
کے سلسلے میں جو حضرات مولانا سید ابوالحسن علی ندوی کی خدمت
میں مضامین ارسال کرنا چاہتے ہیں وہ حسب ذیل پتہ پر بذریعہ
رجسٹری بھیج دیں یہاں سے مکلفین بھیج دئے جائیں گے۔

حاجی متین احمد صاحب

ام۔ ۱۰۰۰ راجہ سہ روڈ لاہور